رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

اِنَّهٗ اٰوَى الْقَرْيَةَ

الحکم

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی ‖ دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۔صہ (۲) خواص و معاونین سے عـہ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والوں سے ۱۲ روپے (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے دو روپیہ بارہ آنے

فہرست مضامین

نمبر ۱۶ ‖ قادیان دار الامان مورخہ ۱۰ - مئی ۱۹۰۶ء مطابق ۱۵ - ربیع الاول ۱۳۲۴ھ یوم پنجشنبہ ‖ جلد ۱۰

تازہ الہامات و رؤیاء

۴ مئی ۱۹۰۶ء - اِنّی مَعَ الاکرام
لَولاکَ لَمَا خَلَقْتُ الافلاک

ترجمہ - تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں اگر تو نہ ہوتا تو آسمان کو پیدا نہ کرتا -

۵ مئی ۱۹۰۶ء - رؤیا - ایک شخص نے ایک دوائی کولا وائن کی ایک بوتل دی جو سرخ رنگ کی دوائی ہے اور بوتل بند کی ہوئی ہے - اور اس پر رسیاں لپیٹی ہوئی ہیں - ظاہر دیکھنے مین تو بوتل ہی نظر آتی ہے - مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں - دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آئی تھی - لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب ہی کہتا ہے - اسوقت مین کہتا ہوں کہ اسکا وقت آگیا ہے - اسکو نوکر رکھا جائے اور مین نے اس کتاب پر دستخط کر دیئے ہیں - پھر الہام ہوا "یہ میری کتاب ہے اسکو کوئی ہاتھ نہ لگا دے مگر وہی جو میرے خاص خدمتگار ہیں" - پھر الہام ہوا
"اللّٰہ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلیٰ"

ترجمہ - اللہ تعالےٰ ہمیں اونچا کرے گا - ہم نیچے نہیں کئے جائیں گے -

فرمایا - اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہونگے اور دشمن سے مغلوب نہ ہونگے

۵ مئی ۱۹۰۶ء - الہام -

"پھر بہار آئی - تو آئے ثلج کے آنیکے دن"

ثلج کا لفظ عربی ہے - اسکے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدت سردی کا موجب ہو جاتی ہے - اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے - اسکو عربی میں ثلج کہتے ہیں -

ان معنوں کی بنا پر اس پیشگوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ بہار کے دنوں مین آسمان سے ہمارے ملک مین خدا تعالےٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتین نازل کریگا اور برف اور اسکے لوازم جیسے شدت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئے گی اور دوسرے معنے اسکے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسر آجاویں جن سے اوسکا دل مطمئن ہو جاوے اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلان تقریر موجب ثلج قلب ہو گئی یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے کہ جن سے کلی اطمینان ہو گئی - اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے - یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پا لیتا ہے تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے - غرض یہ پیشگوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے -

اس پیشگوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ اگر خدا تعالےٰ کے نزدیک اسجگہ ثلج کے دوسرے معنے ہیں یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ و شک دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہو گی کہ چونکہ گذشتہ دونوں زلزلوں کی نسبت کچھ طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے - اور ثلج قلب یعنی کلی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے مگر بہار کے موسم مین ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا اور گذشتہ شکوک و شبہات بکلی دور ہو جائینگے اور حجت پوری ہو جائے گی -

اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہ بھی قریب قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جائین گے اور جب بہار کا موسم آئیگا تو اس قدر تواتر نشانوں کیوجہ سے دلوں پر اثر ہوگا کہ مخالفین کے مونہہ بند ہو جائین گے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائین گے اور یہہ بیان اس بنا پر ہے کہ جب ثلج کے معنے تسلی پانا اور شکوک اور شبہات سے رہائی ہو جانا سمجھے جائین لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوئے تو خدا تعالےٰ کوئی اور سماوی آفت بالکل کرے گا - واللّٰہ اعلم بالصواب -

پھر ۶ مئی ۱۹۰۶ء روز یکشنبہ کو الہام ہوا -
وَلَا تُکَلِّمْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُغْرَقُوْن
وعدہ علینا حق - یعنی ان لوگوں کے بارہ مین میرے ساتھ بات نہ کر جو ظالم ہیں - یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں اور دنیا کے ہموم و غموم میں لگ کر دین کے پہلو سے لاپروا ہیں - میں ان کو ضرور غرق کرونگا - اور ناکامی میں مرینگے - یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو نہیں ٹلے گا - میرے خیال مین یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے - جو دنیا کے ہموم و غموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں - اور دین کی فکر اور غم سے لاپروا ہیں - گویا خدا تعالےٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا مت کر اور ان کی شفاعت مت کر کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مر گیا - ان کی دنیا بھی مرے گی - ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ دشمنوں کے لئے - پس اسی قرینہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کے لئے ہے - اور ایک بڑے عذاب سے اون کو ڈرایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو - مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں مگر اون کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے مخالف ہے -

۷ مئی ۱۹۰۶ء - الہام

"کلیسیا کی طاقت کا نسخہ"

ذی رائے تھے اور آنحضرت صلعم اپنے اہلبیت مذکورین سے فرماتے تھے کہ جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا اوسوقت اون کے بشپ لاٹ پادری نے اپنے ہمراہیون سے یہہ ہی کہا کہ مین ان لوگون کے چہرے ایسے دیکھتا ہوں کہ اگر یہ لوگ بیخ تن کسی پہاڑ کا اپنی جگہ سے ٹلا دینا بہی اللہ تعالے سے چاہیں گے تو وہ پہاڑ بہی ٹل جاویگا فلا تباھلوا فتھلکوا غرضکہ ان نصاریٰ نجران نے پہر تو وہ مباہلہ کرنا چاہا اور نہ لڑنا چاہا بلکہ بالآخر جزیہ دینا قبول کیا سال بہر میں دو مرتبہ یعنے ماہ صفر میں ایک ہزار حلہ اور ماہ رجب میں ایک ہزار حلہ اور خالص لوہے کی عمدہ تیس ذرہ اگرچہ اس قوم نصاریٰ نجران سے مباہلہ واقع نہیں ہوا مگر یہ واقعہ جو اس آیت اور احادیث میں مذکور ہے آپکی حقیت نبوت کیلئے مفسرین ایک بڑی دلیل مثبت لکھتے ہیں۔ روایات میں یہ بہی واقعہ ہوا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اہل نجران نصاریٰ سے عذاب بہت قریب ہو گیا تہا اگر وہ مباہلہ کرتے تو اونپر عذاب نازل ہو جاتا۔ ولما جاء الحول علی النصاریٰ کلھم حتے یھلکوا۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود جو حضرت عیسائیون کو مدت دراز سے اسلام کی طرف دعوت کر رہے ہیں۔ لیکن کوئی عیسائی صاحب خواہ بشپ ہو یا لاٹ پادری اس میدان لق و دق میں قدم رکہنا نہیں چاہتے کیونکہ جانتے ہیں کہ ہم اہل اسلام کے مقابلہ مباہلہ میں ہرگز ہرگز کامیاب نہو وینگے اور اللہ تعالے کیطرف سے ہمارے مذہب کی پردہ دری ہو جاوے گی۔ مگر اس امتناع کے لئے ایک عذر بارد یہ بنالیا ہے کہ ہمارے مذہب میں مباہلہ جائز نہیں ہے۔ ہان یہہ فیصلہ الٰہی ہے اور وہ صادق و کاذب کو خوب جانتا ہے۔ اور خود آپ بڑا زبردست عزیز و حکیم اور علیم بالمفسدین ہے وہ تو فیصلہ صادق ہی کے حق میں کریگا نہ کاذب کے حق میں۔ جیساکہ اوس نے ان آیات مباہلہ کے آگے ان صفات کا ذکر اسی لئے فرمایا ہے

سوال - اگر کہا جاوے کہ بعض کفار نے تو خود چاہا تہا کہ اگر آنحضرت صلعم اپنے دعاوی میں حق پر ہیں تو ہم مکذبین پر اللہ عذاب نازل فرما تب بہی کوئی عذاب نازل نہوا تو پہر مباہلہ پر کیونکر عذاب نازل ہوتا۔ کما قال اللہ تعالیٰ حکایتا عنھم اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم ۵ وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون۔ پس ان دونوں آیتوں میں توفیق کیا ہوگی۔

الجواب - آیات مباہلہ اور ان آیات مندرجہ مین کچہہ بہی منافاہ نہیں ہے کیونکہ ان آیات میں ایک خاص عذاب کے نزول کے لئے دعا کی گئی تہی یعنی آسمان سے مثل بارش کے پتھرون کا برسنا جس سے عام ہلاکت بلکہ استیصال عام متصور ہے۔ دوسرا عذاب اس عذاب سے بہی زیادہ تر مولم مانگا تہا سو قدیم سے اللہ تعالے کی یہ سنت نہیں ہے کہ قبل قیامت ایسے عذاب دنیا میں فوری نازل فرما دیوے کیونکہ ایسے عذابون کے انزال میں خواہ کفار کی درخواست سے ہوویں یا کسی نبی یا مامور من اللہ کی دعا سے ہوویں ایمان بالغیب کی حکمت باقی نہیں رہ سکتی اور معہذا ایسے عذاب کے انزال سے اجبار اور اکراہ اور الجا لازم آتا ہے جو دین اسلام میں ہرگز موجود نہیں ہے۔ لا اکراہ فی الدین ہان کسی کاذب پر لعنت کا پڑنا جس سے ذلت یا رسوائی ہو اور ایمان بالغیب کی حکمت تلف نہ ہووے اور اکراہ و الجا بہی لازم نہ آوے ہوا کرتا ہے چنانچہ مخالفین انبیا پر ایسے عذاب لعنت خداوند ہوتے رہے ہیں اور ہو وینگے۔ حتی کہ کاذب کی موت بہی مباہلہ میں شرط نہیں ہے کیونکہ منشا اہل مباہلہ کا صرف کاذب پر وقوع لعنت کا ہے خواہ کسی طرح ہو یہ اوس علیم و خبیر کے اختیار میں ہے کہ بقدر تکذیب تشدد مخالفین کے وہ لعنت کسی عذاب مہلک سے ہی واقع ہو موت ہو یا قتل وغیرہ پس ایک خاص عذاب کذائی کی نفی اور لعنت الٰہی کے ثبوت میں کوئی منافاہ نہیں ہے۔ کیونکہ ایمان بالغیب کی حکمت کے مانع نہیں اور اجبار بہی اوس میں نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ سرداران مکہ مین سے ایک شخص مسمی نضر بن حارث تہا اور نیز ابو جہل جنہنے یہی دعا کی تہی کہ اللھم ان کان ھذا ھو الحق الا یہ تو دیکہو جنگ بدر میں ابو جہل تو عذاب قتل میں مبتلا ہوا بسبب اپنے تشدد کے اور نضر بن حارث باوجودیکہ قیدیون میں قید ہو کر آیا تہا۔ دوسرے قیدی تو فدیہ لیکر چہوڑ دیئے گئے تہے مگر نضر بن حارث باینوجہ قتل کیا گیا کہ قرآن مجید کی شان میں بڑی بڑی گستاخیاں کیا کرتا تہا۔ اور سخت معاند تہا تو یہ دونوں منجملہ ستر مقتولون کے عذاب قتل میں اسلئے مبتلا ہوئے کہ یہ بہی اہل اسلام کے قتل کے درپے تہے ورنہ مباہلہ مین کاذب کا قتل ہو جانا اگر چہ شرط نہیں صرف وقوع لعنت الٰہی کا ہی ہے خواہ کسی طرح ہو۔ اور عذاب قتل جو بموجب پیشین گوئی ملہم ربانی کے واقع ہو جسمیں دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کا قتل کرنا بطور جہد چاہتا ہے ایسا عذاب نہیں ہے جس میں ایمان بالغیب کی حکمت باقی نہ رہتی ہو یا اجبار لازم آوے

الحاصل مباہلین کاذب پر لعنت کا وقوع ضروری ہے خواہ کسی رنگ میں ہو۔ اگر مباہلہ میں ایسا عذاب جسمیں مثل بارش کے آسمان سے پتھر برسنے لگین یا اس سے بہی زیادہ مولم ہو جسمیں کوئی متنفس نہ بچ سکے نازل نہیں ہوتا کہ سنت اللہ کے خلاف ہے۔ اسی لئے ان دونوں آیتون کے آگے ہی دوسرے عذابون کے ثبوت کے لئے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ وما لھم ان لا یعذبھم اللہ وھم یصدون عن المسجد الحرام یعنی اور کیا ہے واسطے اون کے کہ نہ عذاب کرے گا اون کو اللہ اور وہ روکتے ہیں مسجد حرام سے۔ اور پہر اسی آیت میں اللہ تعالے نے جو یہ قید لگائی کہ وانت فیھم وہ بہی ایسے ہی عذاب کذائی کے عدم نزول کیطرف اشارہ کر رہی ہے یعنے جبکہ ایسا عذاب نازل ہووے گا تو پہر اوس کا اثر تجکو بہی پہونچے گا۔ لہذا ایسے عذاب کا نازل کرنا ہماری سنت قدیمہ کے خلاف ہے۔ اس آیت مباہلہ کی مناسبت بمابہٖ زمانہ مسیح موعود کے عجیب و غریب اسلوب سے واقع ہوئی ہے۔ نبی کریم کے وقت میں بہی یہہ مباہلہ حضرت عیسیٰ ہی کے بارہ میں واقع ہوا تہا اور زمانہ مسیح موعود میں بہی حضرت عیسے ہی کے بارہ میں واقع ہوا۔ رسول کریم کے وقت میں بعد اتمام حجت اور اتمام مناظرات کے یہہ مباہلہ واقع ہوا تہا یہاں پر بہی اوائل میں شیخ الکل معہ اپنی جماعت کے مباہلہ نکر سکے بلکہ مولوی محمد حسین صاحب بہی مباہلہ پر مستعد نہ ہو سکے اور اگرچہ آیت ہذا مباہلہ کی نصرانیان نجران کے حق میں وارد ہوئی تہی مگر دیگر اقوام قریش مثل ابو جہل وغیرہ سے بہی آپکا مباہلہ واقع ہوا دیکہو کتب سیر کو۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود کا مباہلہ بہی علاوہ طرفدار ان عیسیٰ کے دیگر اقوام سے بہی حسب درخواست مخالفین کے واقع ہوا ہے۔ جیساکہ لیکہرام وغیرہ۔ اور جنہوں نے خود درخواست کر کر مباہلہ کیا وہ بقدر اپنے اپنے تشدد اور سختی کے لعنت الٰہی میں مبتلا ہوئے خواہ ذلت و رسوائی ہو یا ہلاکت ہو

جس طرح پر مفسرین نے اس مباہلہ سے آنحضرت صلعم کی نبوت کا ..... اثبات کیا ہے اوسی طرح پر ان مباہلوں سے مسیح موعود کے دعاوی کا اثبات ہوا کیونکہ نتیجہ ان مباہلون کا حسب دعاوی مسیح موعود کے واقع ہوا والحمد للہ۔ اور اگر کوئی مخالف ان مباہلوں کو بعد وقوع نتائج کے بہی نہ مانے تو وہ بتاوے کہ پہر صادق اور کاذب میں کیا مابہ الامتیاز رہے گا اور پہر آنحضرت کے ثبوتوں میں سے ایک بڑا ثبوت جسکو قرآن مجید میں بڑی عظمت شان سے بیان فرمایا گیا ہے ضائع ہو جاویگا بلکہ چند آیات کریمہ قرآن مجید کے متعلق مباہلہ کے نعوذ باللہ لغو ہو جاوینگی و تعالیٰ شان کلامہ تعالے عن ذلک علوا کبیرا اور ناظرین کو خوب معلوم رہے کہ ان مباہلوں کا نتیجہ یا تو آنحضرت صلعم کے وقت میں واقع ہوا تہا یا بعثت مسیح موعود کے زمانہ میں ہوا ہے اس تیرہ سو برس میں کسی مجدد کے وقت میں ایسے مباہلات واقع نہیں ہوئے اور نہ اوس کے نتائج۔ پس ان آیات کا نشانات واسطے نبوت خاتم النبیین کے ہونا ہی ثابت ہوا ثم الحمد للہ۔ اب فرمایا جاتا ہے کہ جو دلائل اور مضامین اوپر مذکور ہوئے وہی اخبار اور قصص حقہ ہیں جو پے در پے بیان کئے گئے ہیں اور سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک اللہ وہی البتہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ فائدہ ذکر کرنے صفت عزیز و حکیم کا یہ ہے کہ جو دو یا اسرائیلی یا اکاذیب خلاف علم الٰہی ہیں وہ محض غلط ہیں اور عیسیٰ میں کوئی صفت صفات مختصہ الٰہیہ مین سے موجود نہیں تہی کیونکہ پہر تو اللہ تعالے کی عزت اور عزیز ہونے میں فرق آجاوے گا اور شان عیسوی حضرت ابو البشر اور خاتم النبیین سے بہی بڑہ جاویگی جو خلاف مقتضائے حکمت اوس حکیم برحق کے ہے

اب باوجود اسقدر اتمام حجت کے جس کی نوبت مباہلہ تک پہونچ گئی ہے اگر اب بہی اس حق کے قبول کرنے سے وہ لوگ اعراض کریں تو سمجہہ لو کہ انکی نیت میں فساد ہے دوسرونکے عقائد حقہ کو بہی فاسد کرنا چاہتے ہیں۔ اندرینصورت اللہ سے بہاگ کر کہاں جا سکتے ہیں کیونکہ مفسدون کو اللہ تعالے خوب جانتا ہے یعنی اون کے فسادون کی ضرور سزا دیویگا چنانچہ وہ سزا مفسدین کے لئے دنیا میں بہی واقع ہوئی جو نشان نبوۃ صادقہ کا ہے۔ اب چونکہ آنحضرت صلعم اون کے ایمان لانے پر کمال درجہ کے حریص تہے باوجودیکہ تمام مدارج تبلیغ اور مناظرات کے مباہلہ تک ختم فرما چکے تہے تو بہی اونکی تبلیغ یا فہمایش ہدایت نکرنا آپکا قلب مبارک گوارا نکر سکتا تہا اسلئے اللہ تعالے حسب خواہش آپکے جو علیم بسرائر الضمائر ہے ایک دوسرا طریق تبلیغ کا آنحضرت صلعم کو ارشاد فرماتا ہے کہ اگر تم مباہلہ پر بہی آمادہ نہیں ہوتے تو اے اہل کتاب آؤ ایسی بات کی طرف رجوع کرو جو ہمارے تمہارے درمیان میں برابر مسلم ہے ایک تو یہہ کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نکریں دوسرے یہہ کہ کسی چیز کو اوسکا شریک نہ ٹہیراویں تیسرے یہہ کہ خدا کے

سوا بعض ہمارا بعض کو رب نہ قرار دیوے پس اگر ایسی سیدھی سچی بات فریقین کی متفق علیہ سے بھی روگردانی کرو تو اے مسلمانوں تم کہدو کہ تم تو بالضرور دین اسلام سے جو دین اللہ ہے خارج ہو گئے ۔ گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان فرمانبردار ہیں تاکہ یہ گواہی تمہاری باعث ہماری نجات کا اور موجب تمہاری ہلاکت کا ہو جاوے ۔ چنانچہ مسلمان بالآخر کامیاب ہو گئے اور یہ آیت بھی ایک نشان کامل ثبوت کا ہو گئی ۔

فائدہ ان آیات میں بتدریج تمام عجیب طرح سے ارشاد و ہدایت میں مبالغہ فرمایا گیا ہے اولاً حضرت عیسیٰ کے حالات اور جو اونپر واردات واقع ہوئی تہی اوسکو بیان فرمایا کیونکہ وہ تمام حالات منافی الوہیت کے ہیں اور پہر توحید اسلامی پر دلائل قاطعہ بیان فرمائے گئے لیکن طرف مخالف سے بجز عناد کے تسلیم و انقیاد کا کہیں نشان نہ پایا گیا تب مباہلہ کی نوبت پونہچی لیکن مباہلہ سے بہی انہوں نے عاجز ہو کر جزیہ دینا قبول کیا پہر بالآخر ایسے تین امور کیطرف دعوت کی گئی ہے کہ وہ تینوں امر متفق علیہ فریقین کے ہیں تاہم ایسے مفید ہیں کہ اگر وہ تینوں امر قبول کرلئے جاویں تو تمام نزاعات رفع ہو سکتے ہیں ۔ امر اول یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کسی غیر اللہ کی عبادت نہ کی جاوے ۔ جسکی طرف توراۃ انجیل اور قرآن مجید بالاتفاق ہدایت فرما رہے ہیں ۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ اگر اسکو بصدق دل قبول کرلیا جاوے تو تمام اختلافات بیرونی و اندرونی کا اس سے فیصلہ ہوجاتا ہے ۔

دوسرا امر یہہ ہے کہ اللہ کی ذات صفات اور افعال میں غیر اللہ کو شریک نہ کیا جاوے یہہ امر دوم بہی ایسا ایک کلیہ ہے کہ تمام جہگڑوں کا فیصلہ کرتا ہے اور چونکہ یہہ تمام شرکیہ عقاید یا اعمال و اقوال بدعیہ جو دنیا میں جاری ہیں اونکا بڑا سبب یہ ہے کہ اقوال علماء کے جو بدعیہ ہیں وا فعال احبار کے جو شرکیہ ہیں اونکے ساتہہ تمسک کیا جاتا ہے جس سے ایک خلقت گمراہ ہو گئی ہے ۔ لہٰذا تیسرا امر فیصلہ کن یہہ ہے کہ علماء او احبار کو اپنا رب نہ قرار دیا جاوے اسطرح پر کہ اونکے اقوال اور اعمال اور روایات کا ذبہ کی تقلید واجب سمجہی جاوے کیوں کہ علماء اور احبار کے اقوال یا اعمال کی تقلید واجب سمجہنا بموجب حدیث ذیل عدی بن حاتم کے اونکو اپنا رب قرار دینا ہی تفسیر ابو السعود وغیرہ تفاسیر اور کتب احادیث میں یہہ حدیث لکہی ہوئی ہے کہ لما نزلت اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ قال عدی بن حاتم ما کنا نعبدھم یا رسول اللہ فقال علیہ السلام الیس کانوا یحلون لکم ویحرمون فتاخذون بقولھم قال نعم قال علیہ السلام ھو ذاک سبحان اللہ یہہ تینوں کلیے جو ان آیات میں مذکور ہوئے ہیں اگر کوئی انسان ان تینوں کو اپنا متمسک گردانکر دستور العمل اپنا قرار دے لیوے تو تمام بدعات اور عقاید باطلہ شرکیہ اور اعمال بدعیہ سے نجات پاکر صراط مستقیم پر لگ جاوے اس مسیح موعود کے جو مخالفین ہیں ۔ انہوں نے بہی ان کلیات سہ گانہ پر عمل کرنا چہوڑ دیا ہے اسلئے فی کل واد یھیمون کے مصداق ہو رہے ہیں اور لطف یہہ ہے کہ مسیح موعود کی دعوت اور تبلیغ بہی اسی ترتیب سے واقع ہوئی ہے جو سورہ آل عمران میں واقع ہے اور یہہ بہی ایک ثبوت ہے اونکے مریم اور عیسےٰ موعود ہونیکا کیونکہ مریم اور عیسےٰ آل عمران سے تہے اونکی نسبت اللہ تعالےٰ نے فرمایا تہا کہ وجعلناھا وابنھا آیۃ للعالمین لیکن ظاہر ہے کہ یہہ پیشین گوئی مندرجہ آیت کی کہ تمام عوالم کے لئے ان دونوں کا وجود ایک نشان ہو جاوے گا پہلے زمانہ میں تو واقع نہیں ہوئے ۔ اول تو اون دونوں کو یہود نے تہمت ناجائز کے ساتہہ متہم کیا اور نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو تین روز تک ملعون قرار دیا پہر تمام عالم میں اون کے بارہ میں شرک شائع ہو گیا حتےٰ کہ وہی شرک اہل اسلام میں بہی سرایت کر گیا پہر وہ دونوں تمام عالموں کے لئے نشان الٰہی کیونکر ہو گئے ۔ مگر علم الٰہی میں ضروری تہا کہ تمام عالموں کے لئے یہہ ایک نشان ہو جاویں گے لہٰذا حسب وعدہ الٰہی اون کے نام کے ساتہہ نامزد ہو کر امت محمدیہ میں سے ایک ایسا مجدد عظیم الشان آیات و نشانات کے ساتہہ مبعوث فرمایا گیا کہ اون کے نام کو تمام دنیا میں اونکی عظمت اور کرامت کو معہ توحید الٰہی اور تکریم حضرت رسالت پناہی کے روشن کر رہا ہے صدق اللہ تعالےٰ وجعلناھا وابنھا آیۃ للعالمین اور یہی سر ہے اس آخر زمانہ پر فتن میں ایک مجدد کے مبعوث ہونیکا بنام عیسےٰ بن مریم ورنہ مخالفین ہمکو اس آیت کے معنی بتادیں کہ حضرت مریم اور عیسےٰ تمام عالموں کے لئے کیونکر آیت اللہ ہو سکتے ہیں ۔ مگر اونکی قطعیت و ثبات ملحوظ رہے ۔

احمد مسیح اور مباہلہ کی درخواست

الحکم کے ناظرین آگاہ ہیں کہ دہلی میں احمد مسیح نام ایک عیسائی نے میر قاسم علی صاحب احمدی سے اس امر پر بحث شروع کی تہی کہ مسیح صلیب پر مرا ہے یا نہیں ۔ میر قاسم علی صاحب نے پُر زور دلائل کے ساتہہ صلیبی مذہب کے اس کمزور اور بودے شہتیر کو پاش پاش کر دیا اور ثابت کر دکہایا کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا بلکہ وہ صلیب پر سے زندہ سلامت اترا اور اپنی طبعی عمر پاکر کشمیر میں آکر مرا وہیں دفن ہوا ۔ آخر جب دلائل اور براہین کے ذریعہ حجت پوری ہوگئی تو میر قاسم علی صاحب نے دعا اور مباہلہ کے ذریعہ عیسائیت اور اسلام کا فیصلہ کرنا چاہا مگر افسوس ہے کہ احمد مسیح نے اس تلخ پیالہ کو ٹلا دیا حالانکہ مولوی عبد المجید صاحب دہلوی کو خود مباہلہ کی دعوت کی تہی مگر عجیب حکمت عملی سے گریز کیا ۔ اس جلسہ میں تو میر قاسم علی صاحب کی تقریر اور نظم سننے سے بہی انکار کر دیا پہر اشتہار دیدیا کہ میں مباہلہ مرزا صاحب سے کرونگا کیا خوب ! دعوت اور درخواست مباہلہ تو میر قاسم علی صاحب کریں اور یہہ احمد مسیح صاحب قادیان سے ورے ٹہر ہی نہیں سکتے ۔ کیا مباحثہ مرزا صاحب سے کیا تہا ؟ یہہ ایک چال تہی جو احمد مسیح نے چلی تہی ۔ مگر اس کا جو جواب اسے ملا ہے وہ یقیناً پادریوں اور مشنریوں کے نزدیک احمد مسیح کو رسوا کرا کر چہوڑیگا اور اس کی چالاکی کے راز کو طشت از بام کر دے گا ۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر چند عرصہ دراز گذرتا ہے الہام الٰہی سے حجت پوری کر چکے ہیں مگر آپ نے ازراہ ہمدردی احمد مسیح کو مایوس نہیں کیا اور اسے تین مہینے کی مہلت دیکر جواب دیا ہے کہ ہندوستان و پنجاب کے بشپ صاحبان کی درخواست اگر مباہلہ کے لئے ہو تو وہ اسے رد نکریں گے ۔ چنانچہ وہ اشتہار جو احمد مسیح کے جواب میں شائع کر دیا گیا ہے درج ذیل ہے ۔ احمد مسیح اپنی حالت و حیثیت کے لحاظ سے اس قابل نہ تہا کہ اس کے اشتہار پر نوٹس لیا جاتا مگر محض افادہ عام کی خاطر آپ نے اسکی درخواست کو بے جواب نہیں چہوڑا اب دیکہنا چاہیے بشپ صاحبان احمد مسیح کو کیا انعام دیتے ہیں ۔ وہ اشتہار یہ ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درخواست مباہلہ منظور

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم (آمین)
اللّٰھم اخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم (آمین)

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر رسلہ وافضل انبیائہ وسید رسلہ اصفیائہ محمد المصطفیٰ الذی یصلی علیہ اللہ والملائکۃ والمؤمنون المقربون ۔

اما بعد

۹ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں ۱۰ بجے کے قریب دہلی سے آیا ہوا مجہے ایک پکیٹ ملا جو احمد مسیح واعظ ایس پی جی مشن دہلی نے شائع کیا ہے اور جس میں میرے ساتہہ مباہلہ کی درخواست کی ہے اگرچہ ایک عرصہ گذر چکا ہے کہ میں اللہ کے الہام اور ایما کے موافق اس ذریعہ سے تمام پادریوں اور دوسرے مخالفین اسلام حجت پوری کر چکا ہوں اور کوئی شخص مباہلہ کیلئے نہیں آیا ۔ پادریوں نے تو ہمیشہ یہ عذر کئے ہیں اس پیالہ کو ٹالا کہ ہمارے مذہب میں درست نہیں مگر اب معلوم نہیں کہ احمد مسیح نے اس کے جواز کا فتوےٰ کہاں سے حاصل کیا ۔ بہرحال مجہے اس سے کچہہ بحث نہیں بلکہ اس درخواست مباہلہ کو جو احمد مسیح عیسائی نے میری کسی درخواست کے بغیر از خود شائع کی ہے غور سے پڑہا ۔ دہلی کے سوا دوسری جگہ کے لوگ تو شاید احمد مسیح کے نام سے بہی واقف نہ ہوں پہر میری سمجہہ میں نہیں آتا کہ ایک گمنام آدمی کو مباہلہ کا کیا فائدہ ہوگا ۔ وہ اپنے مباحثہ کا اثر صرف اپنی ہی ذات تک مانتا ہے تو مباہلہ کا اثر اسکی قوم پر کیونکر سمجہا جاوے گا اور علاوہ برین وہ تو پہلے ہی سے اندہا ہے ۔ اور احمد مسیح اپنی اس درخواست میں کوئی وجہ نہیں بتاتا کہ وہ میر قاسم علی صاحب سے کیوں مباہلہ نہیں کرتا جبکہ مباحثہ اسی کو کیا ہے ۔ ہمارے سید و مولیٰ امام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مباہلہ کیلئے نصاریٰ نجران کو دعوت دی تہی تو وہ مباہلہ ایک قوم کے ساتہہ تہا بلکہ اون میں دو بشپ بہی تہے اسلئے ایک فرد واحد سے مباہلہ کرنا خدا تعالےٰ کے اس آسمانی فیصلہ سے بہی کرنا ہے میں جیسا کہ ظاہر کر چکا ہوں اس سے پہلے مباہلہ کے ذریعہ پادریوں پر حجت پوری کر چکا ہوں ۔ دیکہو انجام آتہم صفحہ ۴۳ اور آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۹ احمد مسیح کو اگر مباہلہ کرنا ہی ہے تو وہ میرے مرید میر قاسم علی صاحب سے بطور خود کرے ۔ جس نے اسکو دعوت کی ہے لیکن اگر میرے ساتہہ ہی مباہلہ ضروری ہے تو میں اسکی درخواست کو اس صورت میں منظور کر سکتا ہوں جب لاہور ۔ کلکتہ مدراس اور بمبئی کے بشپ صاحبان جو اپنے عہدہ ۔ وجاہت رسوخ اور اثر کیوجہ سے زیادہ قابل قدر ہیں ایسی درخواست کریں کیونکہ اس صورت میں مباہلہ کا اثر تمام قوم پر ہوگا نہ کہ فرد واحد پر جسکا اپنی قوم پر کچہہ بہی اثر نہیں ۔ اور ایک ایسے شخص کے ساتہہ (جو ایک کثیر التعداد جماعت کا امام اور مذہبی پیشوا ہو) مباہلہ کرنے والے اسی قسم کے لوگ ہونے چاہئیں ۔ پس اگر احمد مسیح میرے ساتہہ ہی مباہلہ کا شائق ہے جیسا کہ اسکی درخواست ظاہر کرتی ہے تو اسکا فرض ہے کہ وہ مذکورہ بالا بشپ صاحبان کی دستخطی درخواست میرے پاس بہیجدے ۔ میں اُن کی درخواست کو انشاء اللہ العزیز رد نہیں کرونگا ۔ اور اگر یہ خیال ہو کہ وہ چاروں یکجا جمع نہیں ہو سکتے تو میں یہ بہی ظاہر کر دیتا ہوں کہ ایک جگہ جمع ہونے کی حاجت نہیں تحریری مباہلہ شائع ہو سکتا ہے جب اون کی درخواست میرے پاس پہنچ گی تو پہر اخبارات میں مضمون مباہلہ فریقین کیطرف سے شائع ہو جائیگا اور اسکا انجام فیصلہ کن ہوگا میں محض حق رسانی کے خیال سے یہ بہی منظور کرتا ہوں کہ اگر چاروں بشپ صاحبان انکار کر دیں تو پہر ان چاروں میں سے کسی ایک کے ساتہہ بہی یا نیابتاً اونکے وکیل کی حیثیت سے مباہلہ کر لیا جاویگا ۔ مگر یہ درخواست

الہی میں کیونکر کروں شکر تیرا — تو واحد یگانہ میں بندہ ہوں تیرا
تو خالق ہیں مخلوق ہے فرق اتنا — زمین اور سما میں ہے ذرّے کا جتنا
کئے فضل تو نے ہیں مجہپر تو لاکھوں — ہے چہرہ بھی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
کروں کسطرح شکر پھر تیرا مولا — میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
قلم جسکے لئے میں نے اب ہے اٹھائی — تو واقف ہے اس سے جو اس میں بھلائی
مرادیں ہمیشہ تو بر لانے والا — جو مانے تجھے اوس کا غم کھانے والا
مراد اس سے ہے جو وہ کر دے تو پوری — تو قادر توانا ہے بندہ حضوری

خدا تعالے کے احسان و کرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہی کہ اُس نے ہندوستان بھر میں اور اوس کے باہر اپنے لئے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن شدہ طبیعتوں کو کسطرح اپنا گرویدہ بنا لیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں۔ چھپی نہیں۔ اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک خود اسکو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اسکے لئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپکے کسی دوست کی معرفت۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ اپنے حاکم یا محکوم کے طفیل آپکے کان تک ضرور پہونچ چکے ہوں گے کیونکہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی جہاں اس کا زود اثر ہونے اور اپنے وقت کی بے مثل چیز ہونے کا چرچا نہو اسلئے اس کے متعلق میں زیادہ آپ سے کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

اب مجھے جو کچھ آپ سے کہنا ہے وہ یہہ ہے

کہ جب بعض نادان بھائیوں نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی تو اکثر دن کے پیٹ میں حسد کے مارے گدی گدی ہونے لگی۔ اور بعض نے یہانتک کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بیر و بجات سادہ لوح لوگوں کو دہوکہ میں ڈالنے کے لئے ہمارے اشتہار کے اکثر حصہ کی بجنسہ نقل ہی کر دی۔ اور اسیطرح نام کے تہوڑے سے تغیر و تبدل سے اشتہار جاری کر دیئے اور اسی طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے جسکی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتے ہیں۔ اور بعض نے شروع ہی سے یہہ بھی لکھدیا کہ اب اسکی قیمت نصف یا چہلارم کی جاتی ہے۔ حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار ان کے نام سے دنیا میں کبھی آیا ہی نہ تہا۔ خدا تعالے اپنے رحم سے ان کی حالت کی اصلاح فرما دے۔ تا یہ لوگ اس بُت پرستی سے باز آویں۔ اور سمجھیں کہ رزاق صرف وہی ذات ہے جو ہر چیز کا خالق ہے۔

ان اشتہاروں سے یہاں تک لوگوں نے دھوکہ کھایا کہ :-

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہونچے کہ آپ کا اشتہار نصف قیمت کا فلاں جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہذا آپ مہربانی کرکے اتنی قیمت پر بہیجدیں تب اون کو جواب لکھے گئے کہ آپ نے دہوکہ کھایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہیں نکلا۔ اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بے اندازہ خرچ و محنت ایسی اجازت ہی دیتے ہیں کہ ہم اوسکو نصف قیمت پر دے سکیں۔

خیر! آمدم برسر مطلب

اب اس نوٹ کے پڑہنے سے آپکو مذکورہ بالا علم تو ہو گیا ہی اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپکی نظر سے گذرے گا تو یقیناً آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے اور اس اشتہار دینے والے کی منشا کیا ہے۔

یہہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ ان کی دوائی نہ خریدیں۔ یہ آپ کا اختیار ہے۔ اور خدا تعالے سب کا رزّاق ہے۔ یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا ویسا ہی اوسکا معاوضہ ہوگا۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کیواسطے ایک نصیحت کرتا ہوں

کہ اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے۔ کامیاب ہونا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ۔ اور کسی کامیاب شخص کی وہ راہ اختیار کرو۔ جس سے وہ کامیاب ہوا ورنہ خالی اشتہار چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھ نصیب نہوگا۔ اور عاقبت ناحق برباد ہوگی۔

مثال کے طور پر تمہیں ایک نظیر بتا دیتا ہوں

اس کے بعد بھی اگر نہ سمجھو تو پھر تمہیں حوالہ بخدا کرتا ہوں (واللہ عزیز ذو انتقام) دیکھو اور سوچو کہ جب سردار میان سنگہ نے ممیرے کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہانتک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تہا۔ مگر جب دنیا نے اوسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب قریباً ہر ایک اشتہار میں ممیرے کا سرمہ موجود ہے مگر تم ہی خدارا سوچ لو کہ کون کامیاب ہو گیا۔ اور دوسروں کو کیا ملا۔ غرض کہ اگر تم نے کسی مکر و حیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد و لجاجت سے کسی کو اپنا ہم خیال بھی بنا لیا تو مت سمجھو کہ کامیابی اسی میں ہے۔ مانا کہ دنیاوی بادشاہت کے قانون کی زد سے بچ سکتے ہو لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہیں پا سکتے کیونکہ وہ تو دل کے بھیدوں اور نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے۔

اب ناظرین سے میری اک عرض یہ ہے

کہ کم سے کم آپ اس دہوکہ میں کبھی نہ آویں کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھکر خواہ وہ ہمارے اشتہاروں سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو۔ یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب تر ہو یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے بلکہ یہ سمجھیں کہ یہ اشتہار دینے والے کی اپنی خاص صنعت ہے پھر خریدو یا نہ خریدو یہ آپ کا اختیار ہے۔ اور مفرح عنبری کے لئے ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکھئے۔

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری — کارخانہ رفیق الصحت — **لاہور**

کیونکہ اس کا ایجاد کرنے والا یہی خاکسار ہے اور ہندوستان میں کامیاب ہونیوالی بفضلہ یہی دوائی ہے جس کا نام **مفرّح عنبری** ہے۔

بال پھر عمر بھر نہ اُگین

نیچے لکھی ہوئی بال اڑوانے کی بے نظیر دوائی سے بال صفا کرنے کے بعد اس دوائی کو استعمال کرنے سے بال پھر عمر بھر نہیں اُگتے جگہ صاف اور ملایم ہو جاتی ہے کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ) اگر بال پھر اُگ آوین تو قیمت واپس۔

بال اُڑانے کی بے نظیر دوائی

لگاتے ہی ایک منٹ مین ہر جگہ کے بال بہ صفائی کمال بدون تکلیف وغیرہ صفا ہو جاتے ہیں۔ کھونٹی بالکل نہیں رہتی جلن نام و نشان تک نہیں چونہ وہڑتال اسمین شامل ہی نہیں۔ قیمت فی ڈبیا (۸ر) نمونہ ڈیڑھ آنہ (۱؎)

شرمندگی دور

جو لوگ سرعت ... سے بیمار ہیں اور خاص وقت پر شرمندہ ہونیکے باعث مرنے کو ترجیح دیتے ہیں وہ ہماری ایجاد کردہ دوائی مہت باجی کرن اوشدھ ... قیمتی ۶۰ گولی تین روپیے (سے) نمونہ کی ۲۰ گولی قیمت ایک روپیہ (عہ) کو استعمال کریں۔

ہمارا دعوے

ہے کہ جس مضمون پر ہم کوئی رسالہ لکھیں اس سے پہلے اس مضمون پر ایسی کوئی کتاب موجود نہ ہوگی۔ مندرجہ ذیل رسالہ جات مین سے کوئی منگوایئے تو دعوی کی تصدیق ہو جاوے گی۔

رسالہ سرعت انزال ۳۰ر + رسالہ حفظ ماتقدم طاعون ۷ر + رسالہ کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہیں ۲۰ر + رسالہ گھر کا حکیم ۲۰ر + رسالہ وضع حمل ۶؍ر + رسالہ سوزاک ۸۰ر + رسالہ آتشک ۱۲ر + رسالہ ہلیلہ ۱؎ر رسالہ کیا مین تندرست ہون تندرست ہون صحت اور درازی عمر کا راز مر

اب کمزور نہ ہوگے

بعد فراغت ایک دو گولیان کہا لینے سے سستی سب کافور ہوتی ہے۔ اور داسی چکنا چور ہوتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ ..... کیا ہی نہیں ہے۔ اسکے استعمال سے جریان۔ سرعت وغیرہ ۱۵ امراض دور ہوتی ہیں نیز ممسک ہے قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ (عہ) نمونہ ۲ر

امرت کی دھارا

المعروف بہ گھر کا وید تقریباً کل امراض کا حکمی علاج ہے۔ بڑے بڑے ادویات کے بوجھ دار بکس اسکے سامنے ہیچ۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔ فہرست طلب کر کے روانہ فرماوین۔ قیمت فی شیشی عہ نمونہ ۸ر

طبی اخبارات

ویش اپکارک و فیملی ڈاکٹر کا نمونہ ایک پیسہ بھیجنے پر مفت بھیجا جاتا ہے۔

ویش اپکارک

ہفتہ وار ہندوستان بھر کے طبی اخبارات سے زیادہ چھپتا ہے۔ اسمین امراض کی تشریح علاج و علامات متفرق طبی نوٹ حکما ہندیہ تجربات مرسلات کشتہ جات و برگ مجربات ادویہ کے خواص انگریزی ہندی ویدک یونانی حکمت کے راز و مقابلہ کار و رہ کا وغیرہ کی شناخت وغیرہ وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے علاوہ ہر خریدار کا سوال چھاپا جاتا ہے اور جواب دیا جاتا ہے بلا فیس علاج قیمت سالانہ تین روپے (سے)

فیملی ڈاکٹر

ماہوار عورتوں کا اخبار ہے ایک صفحہ مین ۲ کالم اردو و ہندی ہر عورت کے جاننے کے لایق طبی باتین اسمین ہوتی ہیں قیمت سالانہ عہ

ٹھاکر دت شرما وید مالک ویش اپکارک اوشدھالیہ و ایڈیٹر اخبار ویش اپکارک فیملی ڈاکٹر لاہور

ہم شرطیہ علاج بھی کرتے ہین

ہندوستان مین ایک لاثانی کمپنی

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ بھارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان مین ایک لاثانی کمپنی ہے مفصلہ ذیل وجوہات سے اس کا کل انتظام دیسیون کے ہاتھ مین ہے (۲) اس کا سرمایہ دیسی کارخانون اور تجارت مین لگایا جاتا ہے جس سے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو فائدہ پہونچتا ہے (۳) دیسیوں کے ہاتھ مین انتظام ہونے کیوجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملک کی کمپنیون کے مقابلہ میں بالکل کم ہے اور اس لئے یہ نہایت مضبوط اور بنیاد پر قایم ہے (۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کر چکے ہیں۔ ان کے پس ماندگان کو بلا حیل و حجت کے فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے۔ چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی خوش معاملگی اور حق شناسی سے واقف ہے۔ اسکے علاوہ اور بہی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہین جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی اور ملکی وجوہات کو مد نظر رکھیگا تو وہ قایل ہو جایگا کہ اسے اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بھارت کے اور کسی کمپنی مین نہیں کرانا چاہیے۔ آج وقت ہے کہ آپ اس محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بنکر اپنے بال بچون اور دیگر عزیزون کے لئے ایک معقول رقم چھوڑ جانیکا انتظام کرین۔ ہماری کمپنی کی پراسپیکٹس کا سرکاری مطالعہ ہے آپ کو ہمارے دعوے کی صحت کا قایل کریگا ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکھ کر بھیجئے پراسپیکٹس مذکور آپ کی خدمت میں بذریعہ ڈاک پہونچ جائیگا۔ گیان چند منیجر و ایکچواری یا درخواستین بنام لاجپت رائے ساہنی سکرٹری بھارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور ہونی چاہئیں

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

حب بے بہا:۔ اسکے استعمال سے کمی قوت باہ۔ دماغ کی کمزوری۔ خون کا کم پیدا ہونا۔ بدن کا کاہل رہنا۔ بھوک کا کم لگنا۔ دماغی محنت کرنیوالون کے واسطے حقیقت مین بے بہا ہے۔ قیمت دو درجن عہ ۸ر

طلا طلسمی:۔ یہ طلا ان شخصوں کو مفید ہے جو اپنی قوت جوانی کو زائل کر چکے ہین خواہ کسی باعث سے۔ زیادہ تر خلاف تہذیب ہے صرف ۷ یوم کے استعمال سے انشاء اللہ بالکل آرام ہو جاتا ہے قیمت ۲ ماشہ (عہ) جو ایک آدمی کے واسطے کافی ہے۔ اس کا نمونہ نہیں جا سکتا۔

تحل مراد۔ یہ وہ اعلےٰ قسم کی مٹھائی ہے جو مشک و عنبر و میوہ جات و مقویات سے مرکب کیکے تیار کی ہے جو چند روز مین اپنا اثر دکھا کر بدن کو قوی کر کے باہ و دماغ و دل کو از حد قوت بخشکر خون صالح پیدا کرتی ہے بکس خورد عصہ۔ بکس کلان علہ۔ تین روپیہ کے خرچ ... محصولڈاک ...

سرمہ سلیمانی۔ یہ سرمہ امراض چشم کا جانی دشمن ہے۔ ... دھند۔ آشوب چشم۔ پڑبال۔ آنکھون سے پانی بہنا۔ کمی ... وغیرہ کو بہت جلد ... آزمایش ضرور کیجئے۔ قیمت فی شیشی ایک تولہ ۸ر

سنون دندان ۔ درد دندان۔ مسوڑون کا پھولنا۔ دانتون کا ... ہو جانا۔ دانتون کا سیاہ ہو جانا۔ گندہ دہنی کا ہونا۔ غرض اس کے ... نقل گوہر آب دار ہو جاتے ہین۔ قیمت فی بکس ۴ر

المشتہر حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بٹالہ گڑھ ضلع دہلی۔

کارخانہ احمدی راحت روح عطریات

یہہ کارخانہ قنوج مین قدیم ہے بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانہ کثرت سے ہو گئے ہین۔ بلحاظ قدامت اب اسے ترقی دیگئی ہے اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے تیار کئے جاتے ہین۔ اور خوش معاملگی سے کارخانہ انجام دیتا ہے۔ شایقین بطور نمونہ ضرور طلب کرین۔ راقم

محمد عبد اللہ و سعد اللہ تاجران عطر قنوج

کارخانہ عطر فرحت افزا [illegible]

اگر آپکو عمدہ عطر و تیل کی ضرورت ہو تو قنوج کے مشہور قدیم کارخانہ فرحت افزا ... گلاب ۲ر سے عہ تک مشک عنبر ۸ر سے صہ تک ... موتیا ۱ر سے صہ تک۔ باندری ۸ر سے ۔۔۔ تک ... چنبیلی ۲ر سے صہ تک ... ناگر تیل فی شیشی ۸ر ...

المشتہر منیجر کارخانہ فرحت افزا [illegible] قنوج

تندرستی کا بیمہ

یعنے ڈاکٹر گنیش پرشاد بہار گو کا بنایا ہوا

نمک سلیمانی

قیمت فی شیشی عہ محصول ڈاک ۴ر

جسکو کمیکل اگزامینر اور کمسٹری اہل اسکول لندن کے ممبر اور مشہور ڈاکٹر ڈبلو آر کریسر صاحب

یف سے ۔یس۔ اے۔ آر یس۔ یم نے جانچکر سرٹیفکٹ عطا فرمایا ہے

یہہ نمک سلیمانی امراض معدہ مثلاً کمی اشتہا۔ پیٹ کا درد۔ نفخ۔ کھٹی یا جلی ہوئی ڈکاروں کا آنا۔ غذا کا پورے طور سے ہضم نہ ہونا یا اس کیوجہ سے جو بیماریاں مثلاً اسہال ہیضہ۔ سوء ہضمی۔ بواسیر قبض وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ ان سب شکایتوں کو فوراً فائدہ کرتا ہے۔ امتلائی۔ کھانسی یا دمہ درد وغیرہ کو بھی بہت جلد دفع کردیتا ہے۔ چونکہ یہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیوں اور بیماریوں کو دور کرکے اس کی قدرتی گرمی اور قوت کا محافظ رہتا ہے اسلئے حالت تندرستی میں اس کے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا پورے طور سے ہضم ہوکر معمول سے زیادہ خون صالح پیدا ہوتا ہے۔

ہزاروں میں سے تازہ سرٹیفکٹ

جناب عزیز الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد سے ۲۴۔ نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ مینے آپکے نمک سلیمانی کو بہت مفید پایا۔ مہربانی فرماکر ایک شیشی اور بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ فرمادیں۔

جناب۔ حاجی حافظ محمد سلیم اللہ صاحب قاضی امرکوٹ سندہ سے ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے نمک سلیمانی کا تجربہ بیشتر بندہ نے کیا ہے۔ ہر ایک مرض پر اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

جناب۔ مولوی عبد العزیز محمود صاحب اتالیق جناب راجہ صاحب بہادر کھیلی پور متعلقہ ایجنسی بھوپال بتاریخ ۱۲۔ نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے اعجاز نما نمک سلیمانی نے عجیب اثر دکھایا چند روز کے استعمال سے شکایات معدہ رفع ہوگئیں خداوند کریم آپکو اجر خیر دے۔ میں اس کی بھی تصدیق کرونگا کہ آپ کا نمک سلیمانی قوت فربہی بدن و ہاضمہ کے لئے بھی آپ ہی نظیر ہے۔ مہربانی فرماکر ایک شیشی بہت جلد بذریعہ ویلیو پی ایبل بھیجکر ممنون فرمایئے۔

ملنے کا پتہ ڈ نونہال سنگہ بہار گو مینجر کارخانہ نمک سلیمانی محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس۔

عمدہ مفید دلچسپ اور نصیحت آموز کتابیں

شادی خانہ آبادی۔ دو مہینہ میں ہزار کتابیں ختم ہوئیں۔ یہ دوسرا اڈیشن ہے۔ قیمت ار انیس خلوت (عورتوں سے کیونکر اور کیسا برتاؤ کیا جاوے) قیمت ار۔ دوستی ار راستی تعصب ار۔ پانی (استعمال کا طریقہ اور اوسکی شناخت) ار۔ نوکری اور اوس کا فرض ار۔ ماں باپ کا استاد۔ ار۔ وقت اور محنت ار۔ علاج الطاعون۔ (مفصل حالات ۳۰ بابہ میں درج ہیں۔) ۲ر۔ گفتگو۔ ۲۶ طریقوں سے مختلف لوگوں سے بات کرنے کا بیان ۲ر معلم۔ نوعمر لوگوں کے لئے مفید نصیحتیں اور ہر معمولی کام کرنے کا اچھا طریقہ۔ قیمت ۲ر۔ مقدمہ بازی ار۔ خانہ داری ار گلزار حقیقت ۱۰ر

ملنے کا پتہ

مینجر سلیمانی پریس محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس

مفت — مفت

اگر ہمارے سرمہ کی ہر شیشی کی مہر پر آفتاب کا ٹریڈ مارک ہوگا تو وہ جعلی سمجھنا چاہیئے

۵۰ ہزار پڑیہ بطور نمونہ مفت

سرمۂ نور

نمونہ کی تعداد پانچہزار سے بڑہا کر ۵۰ ہزار پڑیہ کردی گئی ہے۔ ہر ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو پانچ سال سے برابر مفت تقسیم ہو رہا ہے دنیا کے قریب قریب ہر حصہ میں اسکے خریدار موجود ہیں۔ سیکڑوں سارٹیفکٹ ہمارے پاس معزز ڈاکٹروں اور حکیموں اور رئیسوں اور عہدہ داروں کے موجود ہیں جنکے شائع کرنے کے واسطے ایک کتاب کا حجم درکار ہے۔ مفید ہونے کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا۔ یکم دسمبر سے صرف ۳۱ دسمبر تک تین ہزار پڑیہ نمونہ کی لوگوں نے منگوائیں۔ اس پر تجربہ کرکے ۷۵ فیصدی کی فرمایشات آچکی ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر کردینا ضروری ہے کہ یہ نسخہ ایک فقیر صاحب کمال کا عطیہ ہے اور انہیں کی اجازت سے اشاعت عام کی گئی ہے۔ آنکھ کا کوئی مرض ایسا نہیں جس پر دس بیس بار تجربہ نہ ہوا ہو۔ ہر مرض میں بیحد مفید ثابت ہوا ہے۔ ابتدائے نزول الماء میں اگر کسی سرمہ نے فائدہ حاصل کیا ہے تو اسی سرمہ نے ورنہ قریب تمام ڈاکٹر اور اطباء اس امر پر متفق ہوگئے ہیں کہ نزول الماء کا سوائے قدح کے اور کوئی علاج نہیں۔ جالا۔ پھولا۔ دہند۔ غبار۔ سبل۔ پانی جانا۔ پڑبال۔ خارش۔ رتوندا ابتدائی۔ سرخی ناخنہ وغیرہ کو چند ہی روز کے استعمال سے کہوتا ہے بصارت بڑہاتا ہے عام طور پر اس کے استعمال سے عینک کی بہی حاجت نہیں رہتی اور حالت مرض میں لگائے تو دافع المرض کے لئے اکسیر ہے ایک تولہ سرمہ سال بہر سے زائد کے لئے کافی ہے ہر حصہ ملک میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ تاجروں اور دوافروشوں ڈاکٹروں کو اسطرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ کئے جائینگے۔ دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا ضروری ہے۔ فرمایشات بذریعہ ویلیو پی ایبل منگوانے پر جانبین کا اطمینان ہوگا۔ محصول وغیرہ ذمہ خریدار۔ بلحاظ فائدہ عام قیمت سرمہ خاکی فی تولہ عہ سرمہ سیاہ بھری فی تولہ ۸ر

کم خرچ بالا نشین

دیسی تجارت کو ترقی دینے کیواسطے ہم نے سوتی سنگی اور مشروع اور مختلف الوضع پختہ رنگ کی تیاری کا بھی انتظام کیا ہے جو مستورات کے واسطے نہایت عمدہ تحفہ ہے اور خوش وضعی میں یہاں کے چابک دست کاریگروں نے یہ کمال دکھایا ہے کہ بالکل ریشمی معلوم ہوتے ہیں اور پائداری میں تو ریشمی کی کوئی حقیقت ہی نہیں ایک دفعہ منگواکر خریدیئے قیمت فی تہان قسم اول طول ۱۴ گز۔ اگرہ عرض ۱۴ گرہ عہ + قیمت فی تہان قسم دوم طول ۱۴ گز ۸ گرہ۔ عرض۔ ۱۰ گرہ عہ

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینجر کارخانہ سرمۂ نور کاکوری ضلع لکھنؤ ہونی چاہیئے

المشتہر۔ محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمۂ نور کاکوری۔

خطرہ کی علامتیں

قدرت نے خطرہ کی بہت سی علامتیں پیدا کردی ہیں۔

کھانسی خطرہ کی علامت ہے

یہ اس بات کی نشانی ہے کہ تمہارا جگر کمزور ہے وہ متنبہ کرتی ہے کہ تم جگر ہر وقت قوی کرو۔

اسکاٹس املشن

قدرتی خطرہ کی علامات کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ وہ کمزور جگر کا علاج کرکے کھانسی کو موقوف کردیتا ہے۔

ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا

فروخت کے لئے سب دوافروشوں کے ہاں موجود ہے

اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹڈ

مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

ہمیشہ اس نشان ماہی گیر کا املشن لو جو اسکاٹ کے طریقہ ساخت کا نشان

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی اینڈ سنز مالکان کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔

مذہبی دنیا پر سرسری نظر

دہرم پال کی صدائے خون

دہرم پال جب آریہ ہوئے ہیں اور انہوں نے ویدک سدہانتون کا فلسفہ علمی طور پر حل کیا ہے انکے سر پر خون چڑھ گیا ہے۔ جن لوگوں نے انکی ایڈیٹری کے زمانہ میں پرچارک کو پڑھا ہے وہ جانتے ہیں کہ اسکے صفحات **خونی تحریروں** سے پر ہوتے تھے۔ وہان آپ آریوں کو **خون بہادو** کے مشورے دیتے تھے۔ اور اب لاہور میں صدائے خون سناتے ہیں۔ آریوں کو اس خونی فونوگراف سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ انمین بے جا جوش پیدا کرکے انہیں دیوانہ نہ بنادیں۔ صدائے خون والے لیکچر میں انہوں نے جو کچھ کہا وہ وہاں کا روزنامہ پیسہ اخبار شایع کر چکا ہے اور ایسے پبلک لیکچروں کے روکنے کی صلاح دیتا ہے جو نہایت موزوں اور مناسب ہے۔ میں اسوقت دہرم پال کی ایک جدید درخواست پر غور کر رہا ہوں جو اعظ پرچارک کی تازہ اشاعت میں چھپوائی ہے۔ اسی درخواست میں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ دو مسلمان مولوی انہوں نے آریہ ہونے کے لئے طیار رکھے ہیں۔ لیکن وہ آریہ سماج میں داخل ہونے کا پیغام اسوقت دینگے جب کہ ان کے معقول گذارے کا انتظام ہو جاوے گا۔ دہرم پال صاحب یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ جب ان دو کا انتظام ہو جاویگا تو اسکے بعد اور نام پیش کرینگے لیکن گذارہ کا انتظام اول ضروری ہے۔ آریہ سماج کو خوش ہونا چاہئے کہ ان کے گھر ایک **سورما** آگیا ہے جو اب آریہ سماج میں میچھوں کو داخل کرکے شدہ کریگا۔ آریہ سماج صرف انکے گذارہ کا انتظام کرتا رہے۔ اگر یہی رنگ ہو تو آج گذارہ کی درخواست ہے کل کو معقول طور پر مہاتما دہرم پال صاحب آرڈر دینگے کہ اگر اسقدر تعداد کی کنواری کنیائیں مل جاویں تو اسقدر نوجوان شدہ ہونے کو آمادہ نہیں۔ بلکہ وہ اشارۃً اس تحریک کو بھی کر چکے ہیں۔ بس اب اور کیا چاہئے آریہ سماج کی ترقی نہ ہو تو اور کس کی ترقی ہو۔ جو لوگ محض پیٹ یا اور اغراض نفسانی کی خاطر اپنا مذہب چھوڑنا چاہتے ہیں وہ کل جاتے آج چلے جاویں۔ لیکن اگر انکے دل میں سچ مچ سچائی کی بھوک پیاس ہے، تو میں انہیں مشورہ دونگا کہ اس سے پہلے جو وہ اسلام چھوڑیں قادیان آئیں اور اپنے اعتراضات پیش کریں اور انکی حقیقت سنیں۔ ہاں اگر پیٹ یا نفس کی مجبوری ہے تو پھر کوئی مشورہ فضول ہے۔ آریہ سماج کو ایسے بزرگ مبارک ہوں۔

ظالموں نے داڑھی مونڈ ڈالی

میں نے اس خبر کو نہایت ہی افسوس اور رنج کے ساتھ سنا اور پڑھا کہ حاجی مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی کی ساتھ وہاں کے بعض سنگدل لوگوں نے سخت تشدد کیا۔ دریبان کیا جاتا ہے کہ مولویصاحب موصوف کو دو ہوکر کوچہ چابک سواران میں بلایا کہ آپ ایک نکاح پڑھا دیں مگر وہاں کسی بدظنی میں مولویصاحب پر دست درازی کی گئی اور انہیں مارا اور بعض کاغذات پر دہمکا کر دستخط کرائے۔ اور پھر یہہ غضب کیا کہ داڑہی کو دیاسلائی دکھادی اسپر ہی خاتمہ نہ ہوا تو ایک تیز اور زہر دار اثر پوڈر مل کر چار ابرو کا صفایا کر دیا اور پھر انہیں ڈولی میں ڈال کر گھر پہونچا دیا۔ مولویصاحب نے کوتوالی میں رپورٹ کی اور صورت حال بیان کی۔

مسلمانوں کی حالت پر کسقدر افسوس ہے کہ وہ اپنے ایک واجب التکریم عالم کی یہ خدمت کرتے ہیں ممکن ہے کہ کوئی وجہ رنج قوی ہو۔ لیکن ایسی سنگدلی نہایت ناموزوں ہے میرے پاس یہ خبر دیر سے آئی پڑی ہے۔ امید ہے اسوقت تک مولویصاحب کی داڑہی نکل آئی ہوگی اور ظالموں کے دلمین کوئی نئی تحریک کر رہی ہوگی۔ اسلئے اس سے پہلے کہ وہ انپر پھر کوئی حملہ کریں مناسب تدارک ہونا چاہئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس موقع پر مولوی عبدالوہاب صاحب سے خاص ہمدردی کرنی چاہئے اور وہ اپنے اہل حدیث احباب دہلی کو سمجھائیں کہ علماء کی توقیر کرنی چاہئے اور وہ اس معاملہ میں مولوی عبدالوہاب صاحب کی مدد کریں تاکہ مولوی عبدالوہاب صاحب اپنے فتنے سے شرمائیں۔ میری غرض اس خبر کی اشاعت سے یہ ہے کہ تا مسلمانوں کو بتاؤں کہ جب علماء دین کی حالت اس درجہ تک پہونچ گئی ہے کہ لوگ ان کی داڑھیاں مونڈنے لگ گئے تو کیا اب بھی تم یقین کرتے ہو کہ کسی امام کی حاجت نہیں ؟ سوچو اور غور کرو!

تعلیم الاسلام

میرے لئے کسقدر خوشی کا موجب ہے۔ جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ جن **قومی** ضرورتوں کو میں نے محسوس کیا تھا اور وقتاً فوقتاً انکا اظہار کیا اور حتی الوسع انکے پورا کرنے کے لئے قدم اٹھایا۔ امتداد زمانہ بتا رہا ہے کہ وہ بہت ضروری ہیں ناظرین الحکم گذشتہ اشاعت میں تعلیم الاسلام نام رسالہ کا اشتہار پڑھ چکے ہیں اور آج کی اشاعت میں بھی پڑھیں گے۔ یہہ رسالہ ایک مفید اور نفع رسان رسالہ ہوگا اور اشاعت و خدمت قرآن کریم کا ایک ذریعہ ہے اس سے یہ نہ سمجھ لیا جاوے کہ جس **تفسیر القرآن کا سلسلہ** خاکسار ایڈیٹر الحکم نے شروع کیا تھا اور وہ شغل جاری ہے وہ بند کر دیا جاویگا۔ بلکہ یہہ اسکے سوا ایک ماہواری جدید رسالہ ہے جو مولوی سید سرور شاہ صاحب ایسے عالم کی ایڈیٹری میں نکلے گا۔ اور ایڈیٹر الحکم کی مرتبہ تفسیر بطور خود جیسے شایع ہوتی ہے انشاء اللہ بحولہ وبقوتہ شایع ہوتی رہیگی۔ چنانچہ سورۃ **آل عمران کی تفسیر** پریس میں ہے۔ قرآن کریم کی خدمت میں ان طریقوں سے ہو وہ ضروری اور بالکل ضروری ہے۔ اسلئے اس رسالہ کو کامیاب بنانیکے لئے جماعت میں تحریک کرتا ہوں۔ اب ضرورت ہے کہ ایک رسالہ عربی اور فارسی زبان میں بھی شایع ہو۔ ایڈیٹر الحکم اس فکر سے بے فکر نہیں چنانچہ اسکے ناظرین بھی خوب جانتے ہیں اسلئے جب کبھی ایسے موقع ہو۔ وہ اس سلسلہ کی تائید میں ایسا اہم اخبار جاری کرنے میں تامل نہیں کریگا خصوصاً ایسی حالت میں کہ حضرت حجۃ اللہ کے حضور سے اجازت بھی حاصل کر چکا ہو۔

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

جہالت ایک موت ہے مگر کیا افسوس ہے کہ لوگ جہالت چھوڑنا نہیں چاہتے۔ بخیال خود کوئی اخبار ہو جیسے کہ پیسہ اخبار نے ۵ مئی کی اشاعت میں مرزا جی اور طاعون کے عنوان سے کچھ سطریں نقل کی ہیں میں ناظرین کو یہ دکھانے کے لئے کہ ہمارے مخالفوں کا مبلغ علم کیا ہے اس نوٹ کو بجنسہ درج کر دیتا ہوں مجھے سب سے زیادہ افسوس اس لاہوری ہمعصر سے ہے کہ وہ بھی عقل و فکر سے کچھ کام نہیں لیتا اور اندہا دہند سلسلہ عالیہ کی مخالفت میں جو کچھ اسے مل جاوے چھاپ دینا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ وہ ہوش کرے اور اپنے اخبار کی وقعت کو تباہ نہ کرے۔ وہ نوٹ یہ ہے۔

"مرزا غلام احمد کادیانی کی عادت ہے کہ وہ واقع کی بعد اسکی پیشگوئی کیا کرتے ہیں جسکو پیشگوئی تو کیا بلکہ بیہودہ گوئی کہنا زیادہ اچھا ہوگا۔ ہمیں یاد ہے کہ امرتسر کی کسی پادری کی موت کی پیشگوئی جو مرزا صاحب کے مدمقابل تہا اسکی مرنیکے بعد کی گئی تہی اور کہا گیا کہ میں نے فلاں فلاں کتاب میں لکہا ہی بعد ازاں مرزا جی نے حکم لگایا تہا کہ میرے معتقدین میں سے طاعون سے کوئی نہیں مریگا جب ایک ممسماۃ کا طاعون سے انتقال ہوا تو انہوں نے یہہ بہانہ کیا کہ اسکے دلمیں میرا اعتقاد اٹھ گیا تہا اسوجہ سے طاعون اسے کہا گیا"

یہ ہے وہ اقتباس جو واقف کار ایڈیٹر پیسہ اخبار نے شایع کیا ہے میں اسکا جواب کیا دوں ؟ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

بیک کرشمہ دو کار

کارخانہ الحکم میں کارخانہ کیضروریات کیلئے **دو ہزار روپیہ** کی ضرورت ہے اسلئے مطبع کی موجودہ کتب میں اسوقت تک کہ رقم مطلوبہ پوری ہو جاوے۔ خاص رعایت قیمت میں کر دی ہے۔ جو احباب کارخانہ کی بہتری اور بہلائی کے لئے درد مند دل رکھتے ہیں انکے لئے یہہ عمدہ موقع ہے کہ وہ مطبع کی موجودہ کتب سے خود فائدہ اٹھائیں دوسروں کو مستفید کریں خصوصاً ان فروختنی کتب کے ذخیرہ میں اخبار الحکم کے گذشتہ سالوں کے کچھ فائل ہیں جو دو چند قیمت پر اس سے پہلے دیئے جا رہے ہیں مگر اسوقت اصل قیمت پر دیئے جاویں گے جسقدر تعداد ہر کتاب کے سامنے لکہدی ہے اگر فروخت ہو جاوے پھر رعایت نہ رہے گی۔ اسلئے آپ جلد خرید لیں۔

(۱) الحکم کے پورانے فائل (جنمیں نادر اور نایاب مضامین درج ہیں) سن ۱۹۰۱ء تا ۱۹۰۵ء صرف ۵۰ فائل

(۲) تفسیر سورۃ بقرہ۔ اصل قیمت ۱۲ھ رعایتی قیمت ۸ھ صرف ۲۰۰ کاپی

(۳) ازالہ اوہام ہر دو جلد رعایتی قیمت عہ صرف ۳۰ جلد

(۴) رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء اصل قیمت عہ رعایتی ۸ھ صرف ۱۰۰ جلد

(۵) مرآۃ الجہاد ایک ضخیم کتاب مسئلہ جہاد پر رعایتی قیمت عہ صرف ۱۰۰ جلد

(۶) ست بچن آریہ دہرم۔ رعایتی قیمت ۱۰ر صرف ۴۰ جلد

(۷) سلک مروارید ہر دو حصے رعایتی قیمت ۶ر صرف ۱۰۰ جلد

(۸) حضرت اقدس کے اشتہارات والہامات ۱۹۰۵ء اصل قیمت ۳ر

(۹) وحدت وجود پر خط اور نماز پر تقریر رعایتی قیمت ار ۱۰۰ جلد

(۱۰) برہان الحق۔ رد نصاریٰ میں عجیب رسالہ رعایتی قیمت ۲ر ۲۰۰ جلد

(۱۱) النصح میر حامد شاہ کی تصنیف " ار ۱۱۲ جلد

(۱۲) تفسیر سورۃ تبت از فاضل امروہی " ار ۲۲۴ جلد

(۱۳) حضرت اقدس کی پرانی تحریریں دوسرا اڈیشن قیمت ۳ر پہلے سے زیادہ لطیف

(۱۴) ضرورۃ الامام (حضرت اقدس کی تصنیف) قیمت ار ۴۰۰ جلد

(۱۵) سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ قیمت ار

(۱۶) اربعین مکمل .... " ۴ر ۴۰۰ جلد

(۱۷) آسمانی فیصلہ (از حضرت اقدس) قیمت ۲ر

آپ اس موقع کو ہاتھ سے نہ دیں **کارخانہ کی ضرورتوں** کو مدنظر رکھکر اور عام فائدہ کے لحاظ سے خود خریدیں اور اوروں کو آمادہ کریں۔ خصوصاً الحکم کے جدید خریدار بہم پہونچائیں تمام **درخواستیں** منیجر کارخانہ الحکم قادیان کے نام آئیں۔

الحکم ایک لاکھ شائع کیا جاوے کیونکر؟

پیسہ اخبار نے اپنا ایک پرچہ ایک لاکھ شائع کیا تہا اسکی تقلید سے لاہور کے بعض دوسرے اخباروں نے بھی اپنے اخبار کئی کئی ہزار کے نمبر نکالے فی الحقیقت اشاعت اور اشتہار کا یہ ایک مفید ذریعہ ہے۔ اسپر مولوی محمد یمین صاحب نے دانتہ سے مجکو بھی اس تجویز کے اختیار کرنے کا مشورہ دیا ایسا ہی میرے محترم بھائی مفتی محمد صادق صاحب کو بھی انہوں نے لکہا۔ مفتی صاحب تو ان کی تجویز کو فوراً چھاپ دیا۔ مگر میں اسپر غور کرتا رہا جسپر مولوی محمد یمین صاحب نے پھر یاددہانی کی۔ مولوی صاحب ممدوح پبلک چندہ سے ایک لاکھ پرچہ کے چھاپنے اور شائع کرنے کی رائے دیتے ہیں مگر مجھے افسوس ہے میں الحکم کے لئے قوم کی موجودہ حالت میں ایسا چندہ مانگنے سے معذور ہوں جسکا کوئی مفید اثر مجھے معلوم نہیں ہوتا علاوہ بریں قوم پر ضروری اور بہت ضروری چندوں کی بہرمار ہو رہی ہے اور لنگر خانہ کی یوماً فیوماً بڑہنے والی ضرورت پہلے سے زیادہ ہاتھ پہیلا رہی ہیں اسپر میں ایسی درخواست کرنا نامناسب سمجھتا ہوں الحکم کا ایک لاکھ پرچہ چھاپ کر شائع کرنا آسان کام نہیں اسپر کم از کم پانچہزار روپیہ خرچ آتا ہے اور اسقدر رقم کا بلاوجہ قوم پر گرانا میں پسند نہیں کرتا۔ ہاں اگر قوم الحکم کی توسیع اشاعت میں سعی کرے اور اس سلسلہ کو جو میں نے الحکم کی ایک ہزار مفت اشاعت کے متعلق شروع کیا تہا مکمل کردے تو ایک پرچہ کی بجائے ایک سال تک الحکم کی تحریک ہو سکتی ہے اور یہ مشکل کام نہیں میرے خیال میں اگر اس تحریک پر ناظرین و سرپرستان الحکم کاربند ہوں اور ایک ہزار اخبار کا چندہ دفتر الحکم میں بہیجدیں جو غیر احمدیوں مگر مستعد اور سمجھدار لوگوں میں مفت بہیجا جاوے اور ہر سہ ماہی کے بعد نام بدل دیئے جاویں تو سال میں چار ہزار آدمیوں کے پاس الحکم جا سکتا ہے جس سے کم از کم چالیس ہزار آدمی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پس اگر سلسلہ کی اشاعت اور تبلیغ کے لئے مفید کام کرنا چاہو تو میں اپنی یہی رائے رکہتا ہوں جو پہلے بھی شائع کر چکا ہوں۔ والا خدا تعالیٰ وہ وقت لے آویگا جب ہمارے اخبارات ایک لاکھ کیا لاکھوں شائع ہوا کرینگے انشاء اللہ العزیز۔

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

ربنا وقنا عذاب النار

خدا کی شان جب سے "آسمان اے غافلو! اب آگ برسانے کو ہے" کی پیشگوئی شائع ہوئی ہے دنیا کے مختلف قطعات میں آتشزدگی کی خوفناک وارداتیں اپنا دامن پھیلا رہی ہیں۔ گذشتہ ہفتہ ہندوستان کے کئی شہروں میں آتشزدگی نے خطرناک نقصان کیا اور لاکھوں روپے کی جائداد پر پانی پھرنے کے علاوہ جانوں کا بھی نقصان ہوا۔ نہ ماننا اور ضد کرنا اور بات ہے مگر یہ غیر معمولی حادثے اور واقعات انسان کو عبرت بخشتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے قہری نزول سے ڈراتے ہیں لیکن اسپر بھی اگر کوئی خدا کا بندہ مخلوق پر رحم کرکے خدا تعالےٰ سے اطلاع پاکر پاک تبدیلی کی ہدایت کرے تو ملک کے خیرخواہ (بزعم خود) اسکی مخالفت کرتے ہیں اور اسے دہمکانے والا ٹہیراتے ہیں اس سے بدتر ملک اور اہل ملک کی بدقسمتی کیا ہوگی کہ وہ شفیق ناصح کی باتوں پر ہنستے اور اسکی بھلی اور پاک ہدایتوں پر ٹھٹھا مارتے ہیں اے اللہ تو ہی رحم فرما اور اس کو اور دیگر مخلوق کو سمجھ عطا کر۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

۱۹۰۶ء کے پہلے چار مہینوں میں کچھ ایسے غیر معمولی حادثے واقع ہوئے ہیں کہ انسے دنیا بھر کو حیران کردیا ہے۔ اور اخبارات اور اہل قلم ان حوادث پر طبع آزمائیاں کرنے لگے ہیں۔ بلکہ تسلیم کرلیا گیا ہے کہ ان چار مہینوں میں سلسلہ حوادثات غیر معمولی سے اسقدر اتلاف جان اور نقصان مال ہوچکا ہے کہ اس کا جبر اور تلافی آیندہ دس سال میں بھی بظاہر ناممکن ہے۔ اور یہ بھی مان لیا گیا ہے۔ کہ ان چار مہینے میں قدرت نے دنیا کے ہر حصہ میں اپنی صفت قہاری اور جلالی کا اظہار کیا ہے۔ اس لحاظ سے کہ اہل نظر اور اہل دل لوگ ان واقعات کے دوہرانے سے فائدہ اٹھا سکیں اور خود اور اپنے دوستوں کو پاک تبدیلی کا مشورہ دے سکیں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مختصر طور پر ان واقعات پر نظر ثانی کی جاوے جو خدا تعالیٰ کی اس قہری تجلی کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ اور اسکے برگزیدہ مامور کی تصدیق کا باعث ٹھہرے۔ ان واقعات کو ایک معزز اخبار نے یوں دہرایا ہے۔

ان ناگہانی حادثوں کا آغاز سب سے پہلے جزائر غرب الہند کے جزیرہ مارٹینیک میں ہوا کہ جہاں اسقدر زور وشور سے زلزلہ آیا کہ ۷۰ برس گذشتہ سے ایسا زلزلہ نہ آیا تھا۔ ساتھ ہی اس کے آس پاس کے جزائر میں کچھ آتش فشانی ہوئی۔ اس کے پیچھے سلطنت متحدہ امریکہ کے دریا مسیسیپی کی وادی میں غضبناک طوفان اور سیلاب آیا۔ پھر جاپان کے جزیرہ فارموسا میں دو مہینہ میں دو سخت ترین صدمات زلزلہ کے محسوس ہوئے۔ پھر فرانس کی کوریرز کی کان کوئلہ میں ایسا سخت ترین حادثہ گذرا کہ جس کی نظیر دنیا کی تواریخ کی ورق گردانی کرنے سے بھی نہیں ملتی۔

فرانس کی کان کے مہلک حادثہ سے بچے ہوئے کان کن ابھی سطح زمین پر لائے بھی نہیں گئے تھے۔ کہ جنوبی اٹلی میں کوہ وسوویئس نے اپنی آتش فشانی اور شرر باری سے سینکڑوں جانیں اور لاکھوں روپے کے مال کو پامال کرڈالا۔ وسوویئس میں ایسی آتش فشانی اور شرر ریزی کئی صدیوں سے بھی نہیں ہوئی تھی اس آتش باری سے بظاہر نیپلز کہ (جو اٹلی کے خوبصورت ترین شہروں میں سے ہے۔) خاک اور راکھ میں بالکل دبتا نظر آتا تھا۔ یکایک راکھ اور خاک کی بارش بند ہوگئی۔ اور شہر نیپلز کے باشندوں کو اپنی جانوں کے صحیح سلامت رہنے کی امیدیں بندھ گئیں۔ بمشکل اٹلی کے اس خوشنما ساحل کے خوبصورت شہر نیپلز کے صحیح سلامت ہونے کا یقین پختہ ہوجاتا کہ یکایک قدرت کے زبردست ہاتھ نے یورپ سے پھر امریکہ کے مغربی ساحل پر پہنچکر مغربی دنیا کے خوبصورت بندرگاہ شہر سین فرانسسکو کو زلزلہ اور آتش زدگی سے بالکل ویران کردیا۔

ان مسلسل حادثات اور مرگ مفاجات کی کچھ تشبیہ اگر ہوسکتی ہے تو پہلی صدی عیسوی کی تاریخ کے مطالعہ سے ہوسکتی ہے۔ اس صدی میں بھی کہ جس کو ۱۸ سو برس کا زمانہ گذر گیا۔ یورپ اور ایشیاء کوچک میں زلزلہ اور آتش فشانی کا سلسلہ کچھ عرصہ تک قائم رہا تھا۔

سین فرانسسکو سے روزانہ دلخراش واقعات کے تار آتے رہتے ہیں۔ زلزلہ کے بعد شہر میں آگ کے نہ پھیلنے کے لئے اکثر درمیانی مکانات کو ڈائنامٹ سے اڑا دیا گیا۔ لیکن آگ پھر بھی نہ بجھی۔ سینکڑوں آدمی آگ کے شعلوں میں جلکر مر گئے بہت سے قیدی جیلخانہ میں جلکر مر گئے اور قیدخانہ کی مصیبتوں کے سہنے سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہوگئے۔

ساحل کے قریب جزیرہ ٹرمینل آئیلینڈ ایک فرحت افزا مقام تھا۔ سیر وتماشا کے لئے سین فرانسسکو کے باشندے وہاں جایا کرتے تھے۔ سمندر کی ایک موج نے اس جزیرہ کو بھی غرق کردیا۔ بھوکے اور پیاسے باشندوں کی گھبراہٹ اور مصیبت کا بیان نہیں ہوسکتا۔ تین لاکھ آدمی بے گھر اور بے خوراک ہیں۔ گورنمنٹ امریکہ نے سامان خوراک اور رسد آس پاس کے اضلاع سے خرید کرکے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے بھیجنے کا بندوبست کیا ہے۔

سین فرانسسکو کے ڈاکخانہ کے ملبہ کے نیچے گیارہ کلرک بیہوش نکالے گئے۔ یہ سب کلرک زندہ تھے انکو تین دن تک نہ پانی ملا نہ انہوں نے کھانا کھایا۔ گھاٹ آگ لگنے سے محفوظ رہا۔

۲۴ اپریل کو بارش خوب برسی جس سے سین فرانسسکو کی آگ بجھی لیکن ہزارہا بے خانمان جو میدان میں سوتے ہیں۔ انکو اس بارش سے سخت تکلیف ہوئی۔ ۲ میل عرض اور ۴ میل کے طول میں شہر بالکل خاکستر ہوگیا۔ ۲۴ اپریل کو زلزلہ کے پھر کئی صدمے محسوس ہوئے۔

اب ریل سین فرانسسکو تک آنے لگی۔ اور آگ کے بجھ جانے سے باشندے بھی واپس آرہے ہیں۔ ابتک ۵۰۰ نعشیں نکالی جاچکی ہیں۔ لائق لائق مبصروں کا بیان ہے کہ نوے کروڑ روپے کے مال کا نقصان سین فرانسسکو میں ہوا ہے۔

نیویارک کے باشندوں نے نوے لاکھ روپے سین فرانسسکو کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے جمع کئے۔

گورنمنٹ کناڈا نے تین لاکھ روپے مصیبت زدگان کی امداد میں دینا منظور کیا۔

گورنمنٹ امریکہ نے ۴۵ لاکھ روپے مصیبت زدوں کی امداد میں اور دینے منظور کئے۔ جیسا کہ سخت واقعہ سین فرانسسکو میں گذرا ایسا مہلک آجتک امریکہ میں نہیں گذرا تھا۔

جاپان کی ریڈکراس سوسائٹی نے ایک ہسپتال کا جہاز اور بہت سی نرسیں مضروب آدمیوں کی تیمارداری کے لئے سین فرانسسکو روانہ کیں۔

فطرتی مذہب کا مقابلہ کیسے ہوگا؟

اسلام کے پاک اور امن بخش اصول تعدد ازدواج پر نکتہ چینی کرنے والے عیسائی غور کریں کہ انگلستان کے فوجداری جرائم کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ سال گذشتہ میں وہاں صرف ایک فوجداری جرم میں غیر معمولی ترقی ہوئی ہے یعنے ایک سے زیادہ شادیاں کرنا۔ سال گذشتہ میں ۱۲۸ ایسی شادیاں ہوئیں جو اس سے پہلے سال میں صرف ۱۱۲ تھیں اب قابل غور یہ بات ہے کہ جس حال میں انگلستان ایسے ملک میں جہاں ایک سے زیادہ شادیاں کرنا مذہبی اور قانونی جرم ہے اس خطرناک سیلاب کے سوا جو بدکاری اور فسق وفجور کا بہ رہا ہے یہ بند نہیں رک سکتا۔ تو کیا تجربہ نہیں بتاتا کہ یہ فطرتی مذہب کا اصول صحیح ہے۔ اب اسکا مقابلہ نہیں ہوسکے گا۔ اور وہ دن قریب ہے جو کلیسیا فیصلہ کردیگی۔ کہ ایک سے زیادہ شادیاں جائز ہیں۔ گذشتہ ہفتہ کے نورافشاں اخبار میں پادری ٹہاکر داس نے بھی اس سوال کی اہمیت اور ضرورت کو محسوس کرکے اسے چھیڑا ہے۔

لکل قوم ہاد

معزز ہمعصر زمیندار نے اپنے اخبار کے کسی گذشتہ نمبر میں لکل قوم ہاد اور ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر کے موافق یہ رائے ظاہر کی تھی کہ

"ہمارے اعتقاد میں بلکہ قرآن مجید کی رو سے ہر ایک قوم اور ملک میں ایسے ہادی اور مصلح گذرے ہیں جنہیں پیغمبر یا مجدد کا رتبہ دیا جاسکتا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم مہاراجہ رامچندر مہاراجہ کرشن اور اسی طرح یونان کے مصلح بقراط یا بدھ کو پیغمبر اور ملہم من اللہ نہ مانیں۔"

اسپر جہلم کا ایک اخبار اس عقیدہ کو خلاف اسلام قرار دیتا ہے اور خبط ٹہیراتا ہے اسپر معزز ہمعصر وکیل نے اسے قابل قدر جواب دیا ہے کہ

اُسکو یہ معلوم نہیں کہ اسلام میں یہ کوئی نیا خیال نہیں ہے۔ سلف کے محققین اسقدر تنگ خیال نہیں تھے۔ شیخ الاشراق شہاب الدین مقتول جو فلسفہ اشراق کے سرخیل اور حکماء اسلام میں ایک بے نظیر محقق تسلیم کئے جاتے ہیں زردشت کی نبوت کا اقرار کرتے ہیں۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناں جس پایہ کے صوفی ہیں اوسکا اندازہ تذکروں کے مطالعہ سے ہوسکتا ہے۔ انہوں نے اپنی ایک طول طویل تحریر میں وید کے الہامی ہونے کو تسلیم کیا ہے اور ہندوازم کے بانیوں کو ملہم من اللہ قرار دیا ہے۔ قرآن جب مدعی ہے کہ ہر قوم میں انبیاء اور ہادی بھیجے گئے پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ ہند اور ایران کے ہادیوں کو ملہم تسلیم کرنے سے ایڈیٹر سراج الاخبار کو کیوں افسوس ہوتا ہے یہ کون کہتا ہے کہ ان ہادیوں نے واقعی آتش پرستی اور شرک وبت پرستی کی تعلیم دی تھی یہ سب توحید کے معلم تھے مگر اپنے مخاطبین کی عقل وفہم کے مطابق اونہوں نے جو پیرایہ تعلیم اختیار کیا تھا۔ اوس نے ایک زمانہ کے بعد لوگوں کو دہوکہ میں ڈالدیا۔ مرور زمانہ سے تعلیم میں تحریف ہوگئی۔ غلط فہمیوں میں لوگ مبتلا ہوگئے۔ اور شرک وبت پرستی کے خیالات حاوی ہوگئے۔

نقشبندیوں پر اتمام حجت

نقشبندی - مجددی - احمدی ایک اسلامی فرقہ ہے جسکو تمام خاندانوں سے بڑھکر متبع سنت ہونے کا دعوےٰ ہے - اگرچہ اس ادعا کی قلعی صرف اس طریقہ سے کھل جاتی ہے جو انہوں نے وصول الی اللہ کے لئے قرار دیا ہے کیونکہ ہم کہیں نہیں دیکھتے کہ رسول کریم صلعم نے کبھی کسی صحابی کو یہ تعلیم دی ہو - کہ وہ "اللہ" کا ذکر اور اسے دل پہ نقش کرنے کی کوشش کرے - اور انسان کو دس لطیفوں (قلب - روح - سر - خفی - اخفی اور ان پانچوں کے حس) سے مرکب قرار دے - اور پھر ان کے مقام مقرر کرکے انہیں ذکر جاری کرانے کے لئے توجہ پیر کا محتاج ہے - وہاں تو ہم صرف یہی دیکھتے ہیں کہ نماز تمام مدارج کمالیت کو پہونچانے کے لئے کافی ہے اور یہی نماز ہے جو کان قاب قوسین او ادنیٰ تک کی سیر کراتی اور ولایت محمدی میں لے جاتی ہے - اسی لئے فرمایا الصّلوٰۃ معراج المومنین - مگر افسوس تو یہ ہے کہ کسی فرقے نے کبھی محض نماز سے یہ نعمت عظمیٰ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی معلوم ہوتا ہے ان بزرگوں کو یقین نہیں آیا کہ نماز من کل الوجوہ باطنی کمالات کے لئے کافی ہے ورنہ وہ کبھی الیوم اکملت لکم دینکم کے برخلاف ایسے ایسے طریقے وضع کرنے کی جرأت نہ کرتے جن سے شریعت محمدی کا نقص لازم آئے - کیا کوئی ہے؟ جو ہمیں بتلائے کہ جب رسول کریم صلعم کو واذکر اسم ربک کا حکم ہوا تو آپنے زبان سے اللہ اللہ کرنا شروع کردیا - دیکھنا تو یہ ہے - کہ اس مہبط روح الامین نے ان آیات کی کس طرح تعمیل کی - آیا قیام الیل کے رنگ میں نماز پڑھکر یا لطائف میں ذکر جاری کرکے - واذکروا اللہ کثیرًا سے تو یہ مراد ہے کہ تم ہر قول و فعل حرکت سکون خورو ونوش میں یہ خیال رکھو - کہ آیا حکم خدا و سنت نبوی کے موافق ہے یا نہیں اور خدا کو حاضر ناظر جانو - نہ یہ کہ زبان سے یا لسان قلب سے اللہ اللہ کا وظیفہ رٹا کرو - پھر کیا یہ ذکر کثیر ہے؟ ہرگز نہیں - ذکر کثیر نماز کے سوا اور کہیں ممکن ہی نہیں - دیکھو نماز ہی کو ذکر اللہ فرمایا گیا ہے (فاسعوا الی ذکر اللہ) - اور پھر نماز ہی ہے جس میں نہ صرف زبان بلکہ اعضاء اپنی اپنی فطرت و ہیئت کے موافق ذکر کرتے ہیں حرکت نبضی یا جگر وغیرہ سے بولنے کا کام لینا خلاف فطرت ہے اور فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا کے برخلاف یہی غلطفہمی

ہے جس سے لوگ صرف زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہنے کو ابدی نجات کا موجب سمجھتے ہیں حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ زبان کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئی - مگر دل کو بھی مسلمان کرنا چاہئے اور پھر ہاتھ پاؤں کو بھی - جن کی شہادت ایمانی کا ثبوت نماز ہے یہی وجہ ہے کہ ہم قرآن شریف میں انّ الذین آمنوا کے ساتھ وعملوا الصّٰلحٰت لازمی طور سے دیکھتے ہیں باقی رہی یہ بات کہ پھر فائدہ کیوں ہوتا ہے لذّت کیوں حاصل ہوتی ہے ہم اس لذت کو تسلیم کرتے ہیں - مگر بخدا یہ لذت خاصہ اسلام نہیں آپ مسمریزم کرنے والے اور جوگیوں کو بھی اس لذت سے خالی نہ پائیں گے - اس ذکر کی تہ میں قلب کی یکسوئی کا راز مخفی ہے اور یہ یکسوئی ہی ایسی چیز ہے جس سے بلاتمیز ملت و مذہب مکاشفات کا سلسلہ کھل جاتا ہے - اب سوال تو یہ ہے کیا یہ عبادت مقبول بارگاہ رب العالمین ہے؟ اس کا جواب وہی ہے جو اس سوال کا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جو طرز عبادت تھا کیا وہ حکم خدا نہیں کیا وہ موجب برکات دینی دنیوی نہیں؟ ضرور ہے؟ مگر واللہ باللہ مقبول نہیں کیوں؟ اب محمدی دَور ہے موسوی دَور نہیں - پس ہمارے بزرگ نقشبندی بھائی خدا کے لئے ایک انصاف طلب خدا ترس دل لے کر سوچیں کہ وہ اپنا سلسلہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاتے ہیں مگر ان کے افعال واقوال سے یہ ذکر "اللہ" ونفی واثبات باین ہیئت موجودہ ثابت ہے؟ پھر خدا کے لئے سوچیں کہ نبی کریم صلعم کے قول و فعل کی عزت خدا تعالےٰ کے برگزیدہ مرسل مسیح موعود (صلوات اللہ علیہ وسلامہ) کے دل میں ہے یا ان کے غیر کے دلوں میں؟ بھائیو وہی شخص جسے تم کہتے ہو علیحدہ دین نکال بیٹھا ہے - اس کے دل میں تو حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت اس درجہ پر ہے کہ وہ اسکے مقابلہ میں ایک طریقہ ہی نیا وصول الی اللہ کے لئے نہیں نکالتا - اور ایک وہ ہیں کہ وہ نماز کو ان امور کے لئے ناکافی سمجھکر کسی اور طریقہ کی ایجاد پر مجبور ہیں خدا کے لئے سوچو اور خوب سوچ کر نبوت تشریعی کا دعوےٰ کسکو ہے - کیا ایک نقشبندی خدا تعالےٰ کو حاضر ناظر جانکر یہ شہادت دے سکتا ہے کہ اسکو نماز پڑھتے خود نماز کے الفاظ و افعال سے بھی ویسی ہی لذت آتی ہے جیسے ذکر نفی اثبات واسم ذات سے؟ ہرگز نہیں اگر ایسا ہو - تو وہ نماز کے علاوہ کسی اور شئے کا طالب ہی کیوں ہوتا؟ اور پھر جسے نماز میں لذت آئے وہ مجبور ہوتا ہے کہ کئی گھنٹے نماز میں لگاوے مگر ہم تو ایسے ایسے

خلیفوں سے جو تمام منازل سلوک ختم کرچکے ہیں اچھی طرح واقف ہیں - کہ بس دس بارہ منٹ میں ظہر کی نماز ختم ہو جاتی ہے ہاں مراقبہ میں پہروں بیٹھے رہیں گے - یہ کیوں؟ صرف اس لئے کہ جو کچھ وہ مراقبوں میں دیکھتے ہیں وہ نماز میں نہیں دیکھتے؟ مگر کیا واقعی نماز میں وہ باتیں ہیں؟ ضرور ہیں پر افسوس کہ کوئی مجاہدہ نہیں کرتا - ہاں ایک مرد خدا ہے جو بآواز بلند کہہ رہا ہے کہ یہ تمام جہان کی لذتیں تمام جہان کے فیوض ساری خدائی کی نسبتیں صرف اسی نماز میں حاصل ہوتی ہیں کوئی ہے؟ جو اسکی سنے!!! - پھر یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ یہ خیالی منزلیں جو ہر روز طے کی جاتی ہیں ان کا عملی طور سے بھی کچھ اثر پایا جاتا ہے - اگر انسان مراقبہ معیت - ولایت علیا - کمالات نبوت - کمالات رسالت کمالات اولوالعزم سے گذرتا ہوا - حقیقت احمدی کو طے کرتا ہوا - حب صرف - دائرہ لاتعین تک بھی پہنچ جائے اور اخلاق میں کچھ تبدیلی نہو اگر اسکی طبیعت میں غصہ ہے تو وہ اسی طرح ہے دنیوی طمع ہے تو اسی طرح غالب تو فرمایئے ان منازل کے طے کرنے سے کیا فائدہ ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر شہادت دیتے ہیں کہ ایک بزرگ کئی لوگوں کو اپنی توجہ سے حقیقت ابراہیمی تک پہنچا چکے ہیں - مگر ایمانی ابتلاء میں بالکل ثابت قدم نہ نکلے اور صرف مخلوق کے ڈر سے امر حق کے اظہار سے پس وپیش کر رہے ہیں اب فرمایئے جو اللہ معی کا سبق پڑھ چکا ہے اور بیسیوں کو پڑھا چکا ہے اور جو فنائی اللہ ہو چکا ہے کیا اسکا یہی طریقہ ہونا چاہیئے؟

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ خیر القرون کے لئے صرف نماز کافی تھی مگر اب ہم زمانہ نبوت سے بہت دور ہو گئے ہیں - اسلئے ہمیں دیگر مجاہدات کی بھی صفائے قلبی کے لئے ضرورت ہے - حضرات! تو گویا آپ دوسرے الفاظ میں یہ کہہ رہے ہیں کہ نبی اکرم صلعم کا طریقہ صرف انہیں لوگوں کے لئے موجب ہدایت و خیر و برکت ہو سکتا ہے جو زمانۂ نبوت سے دور نہ ہوں - دوسروں کے لئے نہیں گویا زیادہ تاریک دلوں کے منور کرنے کے لئے نماز کافی نہیں افسوس ہے اس عقیدہ پر! ہائے افسوس! یہ لوگ نماز نہیں پڑھتے جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے ورنہ کیوں ایسا کریں - اور کیوں دوسرے طریقے نکالیں - اگر قرآن مجید کے تمام برکات پر حاوی ہونے کا یقین ہو تو کیوں دعائے حزب البحر اور ختم خواجگان حل مشکلات کے لئے پڑھیں - اور کیوں شغل رابطہ کی قید لگائیں

جسکے معنے یہ ہیں کہ پیر کی صورت اپنے مرکز اور دل کے اندر تصور کرے - چنانچہ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ذکر تنہا بے رابطہ (یعنی تصور پیر) وبے فنائی الشیخ موصل نہیں ہے - اب ذرا غور کیجئے کہ بت پرستی کے کیا معنے ہیں - کسی فلسفی برہمن سے پوچھئے - وہ ہرگز تسلیم نہ کریگا کہ ہم بالاستقلال ان پتھروں سے حاجتیں طلب کرتے ہیں بلکہ کہے گا کہ یہ بطور قبلہ ہیں اور ان کے ذریعہ یا ان کے فیض صحبت سے ہم خدا کے مقرب بننا چاہتے ہیں - تصور کا بھی تو یہی مطلب ہے - کاش وہ سمجھیں کہ اصل میں یہ کونوا مع الصادقین کی تڑپ ہے جو کہ مختلف اشکال میں جلوہ گر ہو رہی ہے اور اس تڑپ کو پورا کرنے کے لئے ہر صدی کے سر پہ مجدد پیدا ہو مزکّی نفوس ہوتے ہیں -

(۱) چنانچہ اس کا ثبوت ہم نقشبندیوں کے پیشوا امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام فیض التیام سے دیتے ہیں - فرماتے ہیں مکتوب چہارم جلد ثانی میں -

لہٰذا بر سر ہر مائۃ از علماء این امت مجددے تعین مے نمایند کہ احیائے شریعت نمایند علی الخصوص بعد از الف کہ در امم سابقہ وقت بعثت پیغمبر اولوالعزم است و بہ پیغمبری دران وقت اکتفا نہ نمودہ اند دریں وقت علمائے عارفے تام المعرفت ازیں امت در کار است کہ قایم مقام اولوالعزم انبیا باشد - ؎

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید
دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا کرد

اس عبارت سے تین باتیں مستفاد ہوتی ہیں -
(۱) ہر صدی کے سر پہ ضرور مجدد مبعوث ہوتا ہے -
(۲) خصوصًا ہزار سال گذرنے کے بعد اور وہ قایم مقام اولوالعزم انبیاء ہوتا ہے -
(۳) فیض روح القدس کی مدد ہو - تو جو کچھ مسیح نے کیا اور بھی کر سکتے ہیں - یعنی مثیل مسیح کا ہونا ناممکن نہیں بلکہ عادت اللہ اسی طرح جاری ہے -

اب ہم پوچھتے ہیں - کیا یہ چودھویں صدی نہیں کیا چودھویں صدی سے تیئس برس نہیں گذر گئے - تو پھر کیا کوئی مجدد ہے؟ اگر ہے تو اس کا نام لیجئے ورنہ امام ربانی کا کلام جھوٹ ثابت ہوگا - جو کہ محال ہے قطع نظر اس سے کہ احادیث رسول مقبول صلعم و قرآن مجید سے بھی ہر صدی کے سر پہ ظل النبی کی بعثت ثابت ہوتی ہے - پھر ہم پوچھتے ہیں کیا یہ ساتواں ہزار نہیں جو الدنیا سبعۃ آلاف کے مطابق دنیا کا آخری ہزار ہے کیا اس کے سر پہ اولوالعزم نبی کا قائم مقام ضروری نہیں - کیا وجہ ہے

کہ مجدد الف آخر مبعوث نہ ہو - اور الف ثانی بھی ایک اعتبار سے کیونکہ تین صدیاں تو خیر القرون کی گذریں اسکے بعد ہزار سال پورا تیرھویں صدی کے اختتام تک ہوتا ہے - نہ کہ دسویں کے اختتام پر - ہم انشاءاللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کا ہر دعویٰ ہم مشائخ نقشبندیہ کے اقوال سے ثابت کرینگے تاکہ ان نقشبندی بھائیوں کو معلوم ہو کہ ہم اپنے بزرگوں کی متابعت کہاں تک کر رہے ہیں -

(۲) حضرت اقدس کا دعویٰ کہ مجھ سے خدا کلام کرتا ہے - دیکھئے مکتوب ۵۱ جلد ثانی اِنَّ کَلَامَہٗ سُبْحَانَہٗ مَعَ الْبَشَرِ قَدْ یَکُوْنُ شِفَاهًا وَذٰلِکَ الْاَفْرَادُ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ علیہم الصلوٰت والتسلیمات وقد یکون لبعض المکمّل من متابعیہم بالتبعیۃ والوراثۃ -

یعنے اللہ تعالیٰ مشافہتہً کلام فرماتا ہے ایسے لوگ نبی ہوتے ہیں اور یہی کلام بعض مکمل متبعین پر بھی بوجہ تبعیت نازل ہوتا ہے اس سے آگے فرمایا واللّٰہ یختص برحمتہ من یشاء جس سے حضور کی مراد یہ ہے کہ وہ خود کلام الٰہی سے مشرف ہیں - کیوں جناب اب آپ کو یقین آیا کہ نہیں مکالمہ الٰہی کا سلسلہ بند نہیں ہو گیا بلکہ تبعین رسول مقبول میں قیامت تک جاری رہیگا -

(۳) حضرت اقدس کا دعویٰ کہ کمالات انبیاء سے مشرف ہوئے - مکتوب ۹۴ جلد ثانی میں فرماتے ہیں - سابقان بالاصالت انبیاء اند وبہ تبعیت ہر کرا بایں دولت مشرف سازند - یعنی تابعان رسول مقبول بھی ظلّی نبی ہو سکتے ہیں پھر فرمایا - این شخص نیز از زمرہ اصحاب است وملحق بکمالات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والبرکات پھر لایدری اوّلہم خیر ام آخرہم لکھکر یہ اشارہ کیا - کہ ثلۃ من الآخرین کے اصحاب - ان اصحاب سابقین پر فضیلت رکھ سکتے ہیں - اسکی تشریح حضرت مرزا جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے ہوتی ہے چنانچہ فرمایا ہیچ از کمالے غیر از نبوت بالاصالت ختم نہ گردیدہ - یعنی مستقل نبوت کا کمال ختم ہو گیا - مگر ظلّی نبوت کا سلسلہ جاری ہے جسمیں شرعی احکام تبدیل نہیں ہوتے پھر سید الانبیاء صلعم کا اپنے بیٹے "ابراہیم" کے حق میں لو عاش لکان نبیاً فرمانا اس بات پر دال ہے کہ صرف نبی تشریعی کا آنا بند ہوا ہے

(۴) حضرت اقدس کا دعوےٰ کہ ابن مریم (علیہ السلام) سے افضل ہیں + منجملہ کئی دیگر دلیلوں کے مکتوب ہفتم جلد ثانی کو پڑھیے جو نہایت

معاملہ تابع بفضل جزئی ہے کشد کہ دراں محذور نیست" یعنے جزئی فضیلت تو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے چہ جائیکہ اس فضیلت کا مدعی خود نبی ہو - امام ربانی مقام فوق رضا میں اپنا پہنچنا بیان فرماتے ہیں جس کی تعریف ہے لی مع اللّٰہ وقتٌ لا یسعنی فیہ ملکٌ مقربٌ ولا نبیٌ مرسل - دیکھئے جس جگہ مقرب فرشتوں مرسل نبیوں کے جانے کی مجال نہیں وہاں امام ربانی پہنچ گئے یہ فضل جزئی نہیں تو کیا ہے ؟ پھر آپ نے لکھا ہے حضرت امام مہدی اس طریقہ کی نسبت حاصل کرینگے یہ بھی اپنی فضیلت کا دعوےٰ ہے - کیونکہ امام مہدی سا عظیم الشان امام جس نے بزعم عوام الناس تمام جہان کو مسلمان کرنا (گویا وہ کام کرنا ہے جو خود جناب رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوا) ہے جب آپ کے طریقہ میں داخل ہو تو لامحالہ یہ ان سے افضل ٹھہرے کیونکہ کوئی شخص اپنے سے کم درجہ کا تابع نہیں ہوا کرتا - پھر آپ فرماتے ہیں - میں ایک مکان کا طواف کر رہا ہوں ایک جماعت اور شریک طواف ہے گر انقدر سست کہ میرے ایکبار طواف کرنے تک وہ صرف دو تین قدم چلتے تھے - معلوم ہوا کہ یہ مکان فوق العرش ہے اور یہ جماعت طواف کرنے والی - ملائکہ کرام وانبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات ہیں - دیکھئے یہاں آپ انبیاء سے سریع السیر اور من وجہ افضل بنتے ہیں کیونکہ آپ کا یہ کشف غلط وغیر صحیح نہیں تھا - اگر یہ وسوسہ ہوتا - تو کبھی ظاہر نہ فرماتے - واقعی بات یہی ہوگی اسصورت میں فضیلت لازم آئی - اور سنئے حضرت نے فرمایا ایک صفہ بلند پر جمیع انبیاء موجود ہیں - حضرت ابراہیم میر مجلس ہیں - میں بھی اسجگہ گیا تو حضرت خلیل اللہ نے فرمایا یاایھا الذین آمنوا تفسّحوا فی المجالس یہ سن کر سب نے تھوڑی حرکت کی - اور میری جگہ بفراغت نکل آئی - میں بیٹھ گیا - اس مکاشفہ سے آپ کا زمرۂ انبیاء میں داخل ہونا ثابت ہوتا ہے - ایک مقام پر آپ لکھتے ہیں کہ ومحاذی مقام حضرت صدیق رضہ مقامے دیگر نورانی بس شگرف کہ ہرگز مثل آن درنظر نیامدہ بود ظاہر شد واندکے آنمقام ارتفاع داشت آگے لکھا ہے اس مقام میں - میں ہوں - صدیق اکبر سے گویا آپ کا مقام اعلےٰ ہے -

(۵) حضرت اقدس کے مختلف دعوے مثل انت منی بمنزلۃ عرشی وغیرہ - اور ان کا استکبار پر محمول کیا جانا - امام ربانی لکھتے ہیں اپنے مکتوب ۱۰۰ جلد سوم میں کہ آپ کا خمیر طینت اس مٹی سے بنا جو جناب سرور کائنات

کی تخلیق وتکمیل سے باقی رہی تھی - ہم نہیں سمجھتے اسمیں اور "میں محمد ہوں" کہنے میں کچھ فرق ہے اور پھر دائرہ حقیقت محمدی سے یہ پردہ بالکل کھول دیا گیا - چنانچہ لکھا ہے اس مقام پر تابع کو متبوع سے ایسی شباہت ومناسبت پیدا ہوتی ہے کہ گویا تبعیت درمیان سے اٹھ گئی اور امتیاز تابع و متبوع زائل ہو جاتا ہے اور ایسا متوہم ہوتا ہے کہ گویا تابع و متبوع ایک ہی چشمے سے پانی پیتے ہیں اور تابع مثل متبوع کے اصل سے اخذ فیوض وبرکات کرتا ہے مگر باوجود اینہمہ تابع اپنے تئیں طفیلی متبوع کا جانتا ہے - مندرجہ بالاسطور کو پڑھکر حضرت مسیح موعود کے دعوے (میں محمد ہوں میں احمد ہوں اور پھر غلام احمد بھی) کی حقیقت سمجھئے - (ب) سواد نبوت جو کمالات کہ نوع بشر میں ممکن ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائے یہ امام ربانی کا دعوےٰ ہے اس سے بڑھکر اور کیا دعوے ہو (ج) کعبہ معظمہ آپ کی زیارت کو آیا (د) ہزارہا آدمی تمہاری شفاعت سے بخشے جائینگے (ر) دنیا ئے ترا آخرت گردانیدم (س) خزینہ رحمت کا خطاب (ص) منصب قیومیت آپ کو عطا ہوا - یعنی آپ کو قیوم الزمان ہونے کا دعوےٰ تھا - اور یہ کہ قبلہ توجہ جہانیان اور قیام عالمیان بذات شان ہے قیوم خدا تعالیٰ کی صفت ہے دیکھئے امام ربانی اپنی صفت قرار دیتے ہیں (ط) غَفَرْتُ لَکَ وَلِمَنْ توسّل بِکَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَہ (ع) جس جنازہ پر نماز پڑھو بخشا جائیگا (ف) خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے دعاوی ان سے کم نہیں چنانچہ اشیاء آپ کی قیومیت پر زیادہ راضی تھیں - فرمایا (۱) مکونات عالم میں امام معلوم ہوتا ہوں - (۲) جو فیوض کافہ خلائق کو پہنچتا ہے اس درویش کے توسط سے پہنچتا ہے (۳) تمام مخلوق اولیا فقر سے حصول برکات کی منتظر ہیں - پھر امام ربانی نے دعوے کیا کہ آپ کو متشابہات ومقطعات کا علم دیا گیا ہے - گویا مایعلم تاویلہ الا اللّٰہ پر وقف درست نہیں بلکہ والراسخون فی العلم سانتہ ہے

غیر نبی پر صلوٰۃ کو درست سمجھنا - امام ربانی لکھتے ہیں "علیہ وعلےٰ آلہ الصلوٰۃ السلام" اس سے معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک بھی غیر نبی پر صلوٰۃ درست ہے کیونکہ آل نبی نہیں - ایک جگہ لکھا ہے صلوات اللہ سبحانہ وتسلیماتہ علی الانبیاء اولاً وعلیٰ مصدقہم ثانیاً

خضر والیاس ومسیح کا عالم ارواح سے ہونا - تعلقات شتّیٰ کہ از لوازم بشریت است

از خواص وعام زائل نمے گردد حق سبحانہ در شان انبیاء علیہم الصلوٰت والسلام میفرماید ما جعلنٰہم جسدًا لا یاکلون الطعام پھر ایک مقام پر فرمایا ہے - حضرت خضر والیاس بصورت روحانیاں تشریف لائے اور بہ تلقی روحانی فرمایا ہم عالم ارواح سے ہیں - اے لیجئے تینوں کی موت ثابت ہو گئی -

کوئی معجزہ دکھاؤ تب مانتے ہیں - نقشبندی ایسا کہنے سے پہلے اپنے پیر طریقت کا کلام دیکھ لیں طلب خوارق وکرامات از پیر خود نہ کنند اگرچہ آن طلب بطریق خواطر د وساوس باشد ہیچ شنیدہ کہ مومنے از پیغمبرے معجزہ طلب کردہ باشد معجزہ طلبان کفار اند واہل انکار - پھر فرمایا ظہور خوارق وکرامات از شرط ولایت نیست - بعض لوگ کہتے ہیں اجی فلاں فقیر جب جاؤ تو دل کا خیال بتلا دیتا ہے ذرا مرزا جی تو بتلائے سنو ! مجدد صاحب فرماتے ہیں - شخصے را این قرب عطا فرمائند - واز احوال مغیبات ومحدثات ہیچ اطلاع ندھند + این اولیاء الّٰہ اند کشف مغیبات نہ در ولایت شان سے افزاید وعدم کشف اینہا نہ در ولایت شان نقصانے آرد - مدار خوارق عادات برجوع دریا نہمت است بکثرت کارسے ندارد - حضرت مرزا جانجاناں لکھتے ہیں کہ اگر مقصود از آثار صدور خوارق عادات ومکاشفات است کہ منظور عوام است پس این مقدمات باجماع صوفیہ نہ از شرط ولایت اند ونہ از لوازم آن - مخفی نیست کہ صحابہ کرام کہ افضل جمیع امت مرحومہ بودہ اند - کمتر مصدر این امور گشتہ - باانہمہ یہاں تو خدا تعالیٰ نے ہزار نشان دکھلائے - افسوس - آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہوتے ہیں خواجہ نقشبند نے فرمایا طالب استقامت ہو نہ طالب کرامت -

مردوں کے زندہ کرنے سے کیا مراد ہے - امام ربانی لکھتے ہیں - مراد از احیاء روحی است نہ جسمی -

آیات کلام اللہ کا الہام ہونا اترے ہوئے قرآن کو پھر اتارنے کی کیا ضرورت - سنئے جناب عروۃ الوثقیٰ کو الہام ہوا تھا - سلام علیہ یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیًّا خواجہ محمد عبید اللہ کے بارے میں - اور حضرت مجدد کو الہام ہوا انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ اپنے سب سے چھوٹے فرزند کی ولادت کے بارے میں -

ہم جناب رسول اللہ کو مانتے ہیں مرزا کی کیا ضرورت اور اس کے نہ ماننے سے کونسا کفر لازم آتا ہے - سنو ! حضرت میر نعمان حضرت رسالتمآب کی زبانی فرماتے ہیں جو تیرا مقبول ہے وہ

شیخ احمد کا مقبول ہے اور وہ میرا مقبول ہے۔ اور جو میرا مردود ہے وہ شیخ احمد کا مردود ہے۔ اور جو شیخ احمد کا مردود ہے وہ میرا مردود ہے۔ اور میرا مردود خدا کا مردود۔ دیکھئے میر نعمان کا مردود و مقبول = خدا کا مردود و مقبول ہے۔

سنت نبوی کی متابعت کی تاکید۔ مفصلہ ذیل فقرات پڑھ کر اپنے اعمال و اشغال و وظائف اس پر عرض کرو۔ اور خود ہی سوال کرو کیا یہ وظائف اس خاتم الرسل صلعم نے اپنے صحابہ کرام کو بتائے کیا یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ۔ کا وظیفہ بھی بتایا۔ یا کم از کم یہ کہ یا محمد رسول اللہ شیئاً للہ۔ افسوس تم لوگ حضرت شاہ غلام علی صاحب ہی کے الہام پر یقین کرتے چنانچہ آپ لکھتے ہیں ایک روز میں نے کہا یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ۔ الہام ہوا۔ کہو یا ارحم الراحمین شیئاً للہ۔ اسکی تاویلات باطل کیوں کرتے ہو۔ اچھا سنئے وہ فقرات۔

(۱) ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ پر عمل کرو۔
(۲) سنت نبوی کو دانتوں سے پکڑنا چاہئے۔
(۳) اتیان یک حکم از احکام شرعیہ در ازالہ ہوائے نفسانی بہتر است از ریاضات و مجاہدات ہزار سالہ کہ از خود کردہ شود (ذرا تالو سے زبان لگا کر ذکر۔ وقوف قلبی۔ تصور پیر۔ حبس نفس کی سند تو دکھائیے۔ کیا نبی کریم نے ایسا کیا یا سکھلایا) بلکہ ایں ریاضات و مجاہدات کہ بمقتضائے شریعت غرا واقع نشدہ اند موید و مقوی ہوائے نفسانی اند (۴) ریاضات چو موافق شریعت نیستند بے اعتبار و خوار اند۔
(۵) والزم متابعۃ المصطفٰے۔ (۶) الطرق کلھا مسدودۃ الا من اقتفٰی اثر رسول اللہ۔ ہمارے بعض بھائی تو زیارت قدم شریف کر دیکھتے ہیں مگر سنو! حضرت شاہ غلام علی صاحب کیا فرماتے ہیں۔ "سنگے برآں نقش قدم ساختہ گویند کہ نقش قدم پیغمبر است بت است۔ ہائے مسلمانی و توحید وائے بادشاہی و متابعت اسلام کجا شد۔ ایں بت پرستی موقوف نمائید۔" یہ ان قوموں کے بارے میں ارشاد ہے جو اسلامی بادشاہوں کے عہد میں تھے اور اب تو خورد و کلاں جانتے ہیں کہ نیوا گرا لاتے ہیں۔ قصہ کوتاہ عبادت وہ کرو جو رسول اللہ صلعم نے کی۔ ذکر کرو مگر وہ ذکر کما ھدٰنکم کے موافق جیسا نبی کریم صلعم نے خود کیا۔ میں قسمیہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے ذکر اللہ نماز فرمائی۔ حضرت مرزا جان جاناں فرماتے ہیں ہر عمل کی کیفیت علیحدہ ہے اور جامع کیفیات نماز ہے کہ متضمن انوار اذکار۔ تلاوت تسبیح۔ درود۔ استغفار ہے اور سب سے صحیح اور اصل حال کہ قرن اول کے مشابہ ہو نماز میں حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ کما حقہ ادب سے ادا کیا جائے۔ اور اس قسم کے اقوال کہ نماز سے سوا کھڑا ہونے کے اور روزہ سے سوا بھوکا مرنیکے کچھ نہ پایا۔ جو بایزید بسطامی سے منسوب کئے ہیں ایک افترا ہے۔ جس سے ایمان سلب ہونیکا خوف ہے۔

ہمارے حضرت کی مسجد کو مسجد اقصیٰ سے تشبیہ۔ دیکھئے امام ربانی لکھتے ہیں کہ میں نے اپنی مسجد میں شریعت اترتے دیکھی۔ اور قبر کی نسبت سنئے۔ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں روضہ متبرکہ کہ قبر آنحضرت در آن است از ریاض جنت میفرمودند مبشر شدہ ام باآنکہ اگر از یک مشتے خاک آں روضہ مبشرہ در قبر شخصے بانداز ند۔ امید دار رہائے عظیم۔ فکیف من دفن فیھا۔

اہل اللہ کو دنیا کے فرزندوں سے تکلیف پہنچنا کئی نادان کہتے ہیں مسیح یا مہدی ہے تو پھر اپنے دشمنوں کو فوراً گرفتار کیوں نہیں کروا دیتا۔ یا ان کے شر سے بچنے کے لئے اسباب ظاہری سے کیوں کام لیتا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ امام ربانی مجدد الف ثانی کی اب مقبولیت تو اس درجہ ہے کہ ولیعہد کابل زیارت قبر کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہے مگر اسوقت کے بادشاہ نے تو آپ کو قید ہی کروا دیا تھا غرض کہ اولیاء الرحمٰن کو دنیا کے فرزندوں نے ہمیشہ سے دکھ دیا ہے اور شپرہ چشم چشمہ آفتاب کے دیکھنے سے معذور رہے ہیں پس ان کی شہادت کی بنا پر کسی کو صادق کاذب نہیں ٹھیرا سکتے۔ اولیاء اللہ کو جو ابتلا ہوتے ہیں انہیں ان کی شان بڑھتی ہے درجات ملتے ہیں اور جماعت منکرین کی تباہی ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "در صورت غضب کہ بدوستان عطاے فرمایند خرابی جماعت منکر است" کون کہتا ہے کہ آپ کی خلاصی کے لئے تمام تدابیر سے کام نہیں لیا گیا ضرور لیا گیا مگر اللہ کی مرضی ہی یہی تھی۔ جو کہ پوری ہو کر رہی۔

کرشن وغیرہ کا نبی ہونا — خود امام ربانی نے فرمایا ہے کہ ہندوستان میں بھی انبیاء گذرے ہیں اگر چاہوں تو ان کا مکان و جگہ و قبر بتا دوں۔ پھر آپ کا فرمانا کہ امام مہدی کی نظر سے یہ سب کتابیں گذرینگی" اس بات پر دال ہے کہ مہدی علیہ السلام نے ہندوستان ہی میں مبعوث ہونا تھا۔

حضرت اقدس امام ابو حنیفہ کے بالکل تابع کیوں نہیں۔ اجی جناب کلمہ پڑھیں نبی کا اور تابع ہوں کسی اور کے۔ کیا ان کا معصوم ہونا نص صریح سے ثابت ہے کیا وہ مخطی و مصیب کے زمرے میں نہیں۔ امام ربانی کو بھی ایک حصہ حق شافعی کی طرف نظر آیا۔ پھر یہ بھی فرمایا۔ بعد از رسیدن مرتبہ اجتہاد تقلید ابی حنیفہ خطا است صواب در متابعت رائے خود است۔

غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔ دیکھو شاہ محمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ اسی سلسلہ کے پیر فرماتے ہیں دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ کر دل خوش نہیں ہوتا اور حقیقت صلوٰۃ کا فیض نہیں آتا۔

چودہویں صدی کے مسیح یعنی مجدد الف آخر کی سب مجددوں پر فضیلت ۔ یہ فضیلت اسی دلیل سے ثابت ہے جس سے مجدد الف ثانی کی فضیلت دیگر مجددان ماسبق پر ہے نیز دو امر میں آپ میں ایسے پاتا ہوں۔ کہ آج تک کسی ولی کسی مجدد میں پورے طور سے کما حقہ نہیں پائے گئے۔ ایک تو یہ کہ جس قدر مخالفت آپ کی ہوئی اور پھر نہ صرف اپنے مسلمان بھائیوں سے بلکہ تمام مذاہب سے ایسی کسی مجدد یا ولی کی نہیں ہوئی یہ بھی آپ کی شان کے ارفع و اعلیٰ ہونے کی سب سے بڑی بھاری دلیل ہے۔ چنانچہ ہمارے نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ میں کل نبیوں سے زیادہ دکھ دیا گیا ہوں۔ ایسا ہی یہ خاتم الاولیاء و الخلفاء کل خلفائے و اولیاء امت محمدی سے زیادہ ستایا گیا اور اسی کا زیادہ مقابلہ کیا گیا پھر آپ کی پیشگوئیوں اور معجزوں کے پورا ہونے میں جتنی رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں آج سے پہلے کسی ولی کی پیشگوئی یا کرامت میں نہیں ڈالی گئیں۔ آپ جو پیشگوئی کرتے ہیں اسکو قبل از وقت ہزاروں لوگوں میں شائع کرتے ہیں اور للکار کر کہتے ہیں اگر تم سے ہو سکتا ہو تو اس نشان کو پورا ہونے سے روک لو مگر کوئی ہے جو روک سکے ہرگز نہیں۔ پھر یہ پیشگوئیاں اور معجزات اسلام کی حقیقت ثابت کرنے کی غرض سے ہوتے ہیں نہ ان ولیوں کی طرح اپنے مریدوں کی حاجت برائی کے طور پر معمول۔ یعنی آپ کا ہر فعل اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ہے اور مخالفین پر حجت قائم کرنے کے واسطے نہ کہ صرف بطور پیری مریدی۔ دوسرا بین فرق یہ دیکھتا ہوں کہ اسوقت تمام طریقوں پر نظر کرو۔ قادری۔ سہروردی۔ چشتی وغیرہ وغیرہ سب میں نماز کے سوا کچھ ایسے وظائف ہیں جنکی نسبت یہ ثابت کرنا دشوار بلکہ ناممکن ہے کہ نبی صلعم نے بھی کسی کو بتائے۔ شیخ سعدی نے کیا اچھا فرمایا ہے۔

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا ولیکن میفزائے بر مصطفٰے

ایک ہی جری اللہ فی حلل الانبیاء ہے جس نے ایک ذرا بھی کوئی وظیفہ یا طریقہ ذکر اللہ نہیں وضع کیا اور اپنے تئیں متابعت رسول مقبول میں فنا کر دیا ہے۔ کوئی ہے جو احمدی فرقہ میں کسی بدعت کا ثبوت دے سکے یا انہیں جن مطالب کے لئے وہ طریقے وضع کئے گئے ہیں وہ اس فرقہ کو سب سے بڑھکر حاصل ہیں۔ کتنے ہیں جو الہامات و کشوفات سے مشرف ہیں اور کتنے ہیں جو تقرب الی اللہ کا ثبوت اپنے خیالی پلاؤ سے نہیں بلکہ عمل سے دے رہے ہیں! بے شک ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مجدد صاحب نے اکثر بدعات کا جو سلسلہ فقراء میں تھیں قلع قمع کر دیا یا کم از کم اپنی جماعت کو ان سے بچا لیا۔ مگر پھر بھی جو کسر رہ گئی تھی اسے مسیح موعود نے پورا کر دیا۔ وجہ یہ ہے کہ مجدد صاحب پر آفتاب نبوت کا پرتو اتنا ہی پڑا جتنا دسویں کے چاند پر پڑتا ہے۔ مگر اس چودہویں کے مجدد پر مہر رسالت کا پرتو ٹھیک ایسا پڑ رہا ہے جیسے چودہویں کے چاند پر کامل طور سے پڑا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ سب سے زیادہ متابعت رسالت پناہ میں فنا ہے۔ اور اس نے نہ صرف فروعات سے بدعات کو نکالا ہے۔ بلکہ اصول دین میں جو بدعات تھے مثلاً **مسیح کو شریک فی صفات اللہ** ٹھیرانا ان کو بھی دور کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ امید ہے میرے واجب التعظیم نقشبندی بھائی غور سے اس تحریر کو پڑھینگے۔ کیونکہ وہ مجدد الف ثانی کے کلام سے اس کا ثبوت پا سکتے ہیں۔

والسلام علٰی من اتبع الھدٰی
(ملک آف گوئیکے)

درخواست دعا

چودھری چراغ دین صاحب امیدوار قانونگوئی حلقہ میکھووال ضلع ہوشیارپور ناظرین الحکم سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ مینے امتحان قانونگوئی کا دینا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مجھکو کامیاب کرے۔ آمین ثم آمین۔

اطلاع

اب بہت اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ خریداران خط و کتابت مین نمبر خریداری نہیں دیتے۔ جسکی وجہ سے رجسٹر مین نام تلاش کرنے سے بہت وقت ضائع ہو جاتا ہے اگر خریداران توجہ کرین اور نمبر خریداری لکھا کرین تو یہ دقت آسانی سے رفع ہو سکتی ہے۔ امید ہے کہ احباب توجہ کرینگے۔

محرر دفتر الحکم۔

مراسلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی و مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - میرا یہ خط جو بنے ہموطن آریان ڈلوال کو لکھا ہے اپنی اخبار گوہر بار میں درج فرماکر مشکور فرماویں -

بخدمت جناب ماسٹر ہر چند و لکھیداس وغیرہ آریہ صاحبان ڈلوال تسلیم آپ نے مجھے کتاب ستیارتھ پرکاش مطالعہ کے لئے مرحمت فرمائی میں آپ کی اس خیر خواہی کا احسانمند ہوں سچی دوستی اور رفاقت کی یہی نشانی ہے کہ جہاں انسانکو حق نظر آوے اس کی طرف اپنے دوست اور رفیق کو بھی رہنمائی کرے - جہانتک میری سمجھ اور لیاقت ہے بنے کتاب مذکورہ کو غور سے پڑھا اور ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ پر عمل کرکے چند اوراق بطور تحقیق آپ لوگوں کیخدمت میں پیش کئے جواب آپ نے لکھا ذیل میں درج ہے - "مہربان خوش رہو آپ کی کاپی بجواب ستیارتھ پرکاش کو بنے پڑھا اگر آپ حقیقت میں حق کے متلاشی ہیں اور ضرور سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو کم از کم میں آپ سے یہہ التجا کرتا ہوں کہ ضرور اس کاپی کو چھپوادیں تاکہ عام لوگ اس سے لابھ اٹھادیں اگر آپ کی یہ منشا نہ ہو تو آریہ سماج ڈلوال کو تحریری چیلنج دو اور خاص ایک تاریخ مقرر کرو مگر شرط یہہ ہے کہ جو آدمی مباحثہ کیواسطے ہم کسی جگہ سے منگوائینگے اسکے نقد خرچ کے آپ ذمہ دار ہونگے - آیندہ آپکی جیسی مرضی ہو - دستخط انگریزی میں ماسٹر ہری چند سکرٹری آریہ سماج ڈلوال" اسلئے ان اوراق کا خلاصہ حسب تحریر آپکے اس خط میں درج کرتا ہوں - آپ اخبار الحکم میں جو آپکے مشن سکول میں منشی جیون خان مدرس کے نام جاری ہے ملاحظہ فرماکر جواب سے اطلاع بخشیں - میرے دوستو آجکل اہل اسلام اور آریہ سماج کا باہم قلمی جنگ شروع ہے - ایک دوسرے کی تردید میں سینکڑوں کتب اور رسائل شائع ہو چکے اور ہو رہے ہیں علماء فریقین اپنے اپنے مذہب کی تائید میں بہت کچھ دلائل بیان کرچکے اور کر رہے ہیں آپ اس موجودہ حالت کو دیکھ کر اس عاجز کی نسبت یہہ خیال نہ فرمادیں کہ شاید تقلیدی طور پر ہماری دل آزاری کے لئے کسی اپنے ہم مذہب مولویوں کے اعتراضات کو پیش کرنا چاہتا ہے - نہیں مترو میں تحقیقی طور پر محض نیک نیتی سے آپ کی خیر خواہی کرتا ہوں مجھے ہرگز آپ کی دل آزاری منظور نہیں اور نہ آپ کے مذہب کی توہین کرنا میرا مقصد ہے - آپ میرا یہ خط ہار جیت کے خیال سے نہیں بلکہ انصاف اور حق طلبی کی نظر سے بغور پڑھیں - میں آپ سے سناکرتا تہا کہ ستیارتھ پرکاش ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے اور اس کے مؤلف سوامی دیانند جی نہایت اعلےٰ درجہ کے منصف مزاج اور غیر متعصب انسان ہیں وید کے معانی اور مطالب سے خوب واقف اور اسپر عملدرآمد کرنے والے ایک بزرگ آدمی ہیں لیکن "شنیدہ کے بود مانند دیدہ" ستیارتھ کے مطالعہ نے اس شنید کی غلطی کو مجہپر اچھی طرح کھول دیا ہے - سوامی جی کی تصنیف سے صاف ظاہر ہے کہ نہ وہ کسی ایک مذہب کے پابند ہیں نہ تعصب سے خالی نہ وید کے پیرو نہ اسکے بالغ معانی کے مالی - بلکہ سوامی جی کا یہ دہرم ہے کہ دشمن کی زد سے بچنا چاہئے خواہ زبان کچھہ بولے اور دل میں کچھہ ہو جناب کے نزدیک انسان کو دو قسم کا اعتقاد رکھنا چاہئے ایک ذاتی دوسرا عارضی نہیں تو دشمن کے مقابلہ میں شکست ہوگی یہی ایک حربہ ہے جسکو لیکر سوامی جی میدان میں نکلے اور ہر قسم کے دشمنوں کو ڈرانا چاہا اس امر کا ثبوت ذیل کے چند نظائر میں ملاحظہ فرماویں -

سوامی جی مخالفین کے اس اعتراض سے (کہ وید اگر ایشور کی کلام ہے تو شودر کو اس کے پڑھنے سے کیوں روکا گیا کیا براہمنوں سے پرماتما کا کوئی رشتہ ہے) اپنے آپ کو اسطرح بچاتے ہیں - "کہ جیسے پرماتما نے آگ پانی ہوا وغیرہ سب کے واسطے بنائی ہیں اسیطرح وید دن کی روشنی بھی سب کے واسطے ظاہر فرمائی" ستیارتھ صفحہ ۹۶ شودر کے لئے وید پڑھنا جائز ہے - براہمن کی نسبت ستیارتھ صفحہ ۱۱۷ میں یوں تحریر فرماتے ہیں "جو سب درنوں میں پورا عالم دہرم پر چلنے والا اور سب کی بھلائی چاہنے والا اسکو برہمن کہتے ہیں" یہہ تو ہوا سوامی جی کا ذاتی یا عارضی اعتقاد جو مجبوراً انہیں اختیار کرنا پڑا - بیرونی دشمنوں کے حملہ سے بھاگ کر اس تاویلی قلعہ میں پناہ لی مگر آگے اندرونی دشمن سوامی جی کی اس چال سے ناراض ہو کر جنگ و جدال کو تیار بیٹھے ہیں - پہر ان سے بھی اپنی جان کا چھڑانا ضروری سمجھا کیونکہ وہ لوگ سوامی جی کے برخلاف اس بارہ میں بہت کچھہ دلائل کا ذخیرہ اپنے پاس موجود پاتے ہیں - چنانچہ منوسمرتی (جس کی نسبت سوامی جی ستیارتھ صفحہ ۴۸ میں یہہ تحریر فرماتے ہیں کہ "دہرم کی بنیاد چار چیزیں ہیں - تمام وید - منوسمرتی - اور رشیوں کے تصنیف کئے ہوئے شاستر - نیک آدمیوں کے چلن اور جس کام کرنے میں اپنا آتما خوش رہے -) ستتادہیا ۸ شلوک ۲۶۵ میں ہے کہ اگر برہمن کسی شودر کو وید پڑہتا ہوا سن پائے تو اسکے کانوں میں پگھلا ہوا سکہ اور جلتی ہوئی موم ڈالی جائے اگر وہ اس کی عبارت کو پڑھے تو اس کی زبان کاٹ ڈالنی چاہئے اگر وہ اسکو حفظ کرے تو اس کی سزا یہ ہے کہ ان کا جسم چاک کرکے اسکا دل نکالا جائے - اب اگر سوامی جی منوسمرتی سے انکار کریں تو ان کے دہرم کی بنیاد گرتی ہے اسلئے سوچا کہ عیسائی مسلمان وغیرہ تو مجھے منوسمرتی کے جعلی قرار دینے اور شودر کو وید پڑہنے سے ادہرمی تصور کرینگے مگر کیا ہرج میں ان کو جواب بھی تو دے چکا اپنے سناتنی بھائیوں کی روک کرنی چاہئے اسواسطے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۱۷ میں ہر ورن کے فرائض کو بیان کیا کہ کھشتری اور ویش کا چوتھا فرض وید وغیرہ شاستروں کا پڑہنا ہے اور شودر کا ایک ہی فرض ہے - خدمت کرنا اور ایسا ہی ستیارتھ صفحہ ۳۵۵ میں شودر کا کام میں مصروف رہنا فرض لکھا ہے اور صفحہ ۲۶ میں ہے کہ اگر برہمن وغیرہ ورنوں کے عورت مرد کھانا پکانے میں لگے رہیں تو علم وغیرہ کی ترقی نہیں ہو سکتی" صفحہ ۱۱۷ شودر کو چاہئے الخ کہ برہمن کھشتری ویش کیخدمت حسب مناسب کرے الخ شودر کا بھی ایک کام اور وصف ہے" اب دیکھو سوامی جی نے اپنے بھائیوں کو بھی راضی کر لیا اور خاصے سناتنی بن گئے - کیونکہ شودر اگر اپنا فرض چھوڑ کر وید پڑہنے لگے تو پاپی اور گنہگار سمجھا جاوے گا - ادہر برہمن وغیرہ سے کھانا پکانے کے باعث تعلیم وید ناتہہ سے چلی جاویگی اسلئے سوامی جی نے منوسمرتی کے فتوے کو جائز سمجھا اور یا مسلمان اللہ اللہ یا برہمن رام رام پر عمل کرکے اپنی خلاصی کرالی لیکن چیلوں کو مشکلات میں پھنسا دیا بالعامیرے دوستو آپ لوگوں کو غور کرنا چاہئے کہ جب آگ پانی ہوا وغیرہ کی طرح پرماتما نے وید کی روشنی بھی سب کے واسطے ظاہر فرمائی ہے اور جو سب ورنوں یعنے برہمن کھشتری ویش شودر میں پورا پورا عالم ہو وہی برہمن ہے تو پہر شودر کے لئے وید کا پڑہنا کیوں فرض نہیں اور بغیر تعلیم انسان کیونکر عالم ہو سکتا ہے کیا آپ اتنا نہیں سوچتے کہ شودر کو تو اپنی تمام عمر اسی خدمت میں صرف کرنا فرض ہے اس سے تو سوامی جی کا یہہ قول (کہ جو سب ورنوں میں پورا پورا عالم ہو وہی برہمن ہے) باطل ہو جاتا ہے علاوہ اسکے دیکھو ستیارتھ صفحہ ۱۹۷ طرفین کی گواہوں کی کثرت رائے سے گواہ برابر ہوں تو بموجب گواہی نیک اوصاف کے اور دونوں کے نیک اوصاف گواہ برابر ہوں تو بموجب گواہی اعلےٰ درج کے انصاف کرے" اس سے صاف ظاہر ہے کہ خواہ کوئی کتنا ہی نیک عالم دہرم پر چلنیوالا ہو پہر بھی وہ اعلےٰ درن کے آدمی کے برابر نہیں ہو سکتا اور نہ اس کی شہادت اپنے مسدی الاعمال آدمی کی شہادت سے درجہ میں مل سکتی ہے یہاں کیوں نہ شہادت کا مدار نیک اعمال پر رکھا اور کیوں اعلےٰ درج کو ترجیح دی اور کیوں نہ سوامی جی نے اپنے جعلی معنوں کا لحاظ کیا - اچھا آگے چلو دیکھو ستیارتھ صفحہ ۳۵۷ کھانے اور نہ کھانیکی چیزیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک دہرم شاستر کے مطابق اور دوسری ویدک شاستر (علم طب) کے مطابق مثلاً دہرم شاستر میں لکھا ہے درج یعنی برہمن کھشتری اور ویشوں کو ناپاک یعنے بول و براز وغیرہ کے میل سے پیدا ہوئے ساگ پہل مول وغیرہ نہ کھانے چاہئیں" لو صاحب آپ کے پرماتما کو تو صرف درج کا خیال ہے شودر بیشک ناپاک اور گندی چیزیں کھاکر ایشور کا شکریہ ادا کریں جو اپنر ضرر اور مفید اشیاء کے پہچاننے کا بوجھ نہیں ڈالا ہم حیران ہیں - کہ ہمارے آریہ دوست کیوں ایسے شخص کے پیچھے اپنے قدیمی مذہب کو چھوڑ بیٹھے ہیں - جنکے اعتقاد کا یہہ حال ہے کہ کہیں تو یہہ لکھہ مارا کہ شودر کو وید پڑہنا جائز ہے (دیکھو صفحہ ۹۶) اور پرماتما نے آگ پانی ہوا وغیرہ کی طرح وید کی روشنی بھی سب کے لئے ظاہر فرمائی اور جو پورا پورا عالم دہرم پر چلنے والا ہو وہی برہمن ہے اور کہیں یوں تحریر کر دیا کہ شودر تو صرف خدمت کیواسطے ہے اور وید کا پڑہنا اسکو جائز نہیں اور علم اور دہرم پر چلنے سے کوئی برہمن ہو سکتا ہے بتائے سوامی جی کے کس قول کو جھوٹا اور کسکو سچا مانا جاوے ہمارے دوستو ابجگہ آپکے لئے ایک اور سخت مشکل ہے جس سے آپکو دہرم رکھنا دشوار ہے - وہ یہ کہ ستیارتھ صفحہ ۳۵۵ میں آپکے سوامی جی فرماتے ہیں دو درج رسوئی شودر کی ہاتہہ بنائی کھادیں تاکہ برہمن کھشتری و ویش ورن والے عورت مرد علم پڑھانے وغیرہ میں مصروف رہیں" اول تو شودر ناپاک اشیاء کا استعمال کرنے والا ہے آپکے دہرم شاستر سے اسکو سند مل چکی ہے دوسرا ستیارتھ صفحہ ۲۱۱ میں ہے کہ جو شخص دہرم کو معدوم کرتا ہے اسی کو عالم لوگ درشل یعنے شودر اور نیچ جانتے ہیں" اور سوامی جی کی نزدیک کوئی بنانیوالے اور کھانیکو چھونے والا کا اثر اسکو رسوئی اور کھانے میں بھی پایا جاتا ہے چنانچہ صفحہ ۳۵۶ میں لکھتے ہیں "کہ مسلمان و عیسائی وغیرہ شراب و گوشت کھانیوالوں کے ہاتہہ کے کھانیں آریوں کو بھی

شراب اور گوشت وغیرہ کے کہانے کا عیب پیچھے لگ جاتا ہے" پس نیچوں جاہلوں ادہر میون کی بنائی ہوئی رسوئی کے کہانے سے برہمن کشتری ویش کو بھی نیچ پنہ - جہالت بے ایمانی وغیرہ بری خصائل کا عیب لگ جائیگا اب سوامی جی نے سمجھا کہ اسطرح تو ہمنے اپنے معتقدونکے دہرم کا خاتمہ کردیا اسلئے اپنی عادت کے موافق غمگین چیلوں کو خوشخبری سناتے ہیں " جطرح عمدہ چیزون کے کہانے پینے سے براہمنوں اور براہمنی نے جسم میں بدبو وغیرہ نقصوں سے پاک رج ویریہ (حیض ومنی) پیدا ہوتے ہیں ویسے چنڈال اور چنڈالنی کے جسمون مین نہیں ہوتے الخ اسلئے براہمن وغیرہ اعلی ورنون کے ہاتہہ کا کہانا چاہئے ،، دیکہو صـ۳۶۱ پہلے تو سوامی جی نے یہہ فرمایا کہ براہمن وغیرہ کو شودر یعنے نیچ کی بنائی ہوئی رسوئی کہانی چاہئے تاکہ تعلیم میں ہرج نہو پہر فرماتے ہیں نہیں شودر کے ہاتہہ کا پکایا ہوا کہانا برہمن کو بھی شودر بنادیگا اسلئے اعلے ورنون کے ہاتہہ کا کہانا چاہئے اسطرح تعلیم میں ہرج تو ہوگی لیکن کیا کریں ایک ہی بات ہوسکتی ہے یا ناپاک کہانا کہائیں یا وید پڑہیں دو دو اور چیزیں یہہ نہیں ہوسکتا اے ہمارے ہموطن آریہ صاحبان اگر آپکو وید کی یہہ تعلیم منظور نہیں کہ وید نے برہمن کی کیون رعایت کی یہ تو الہی قانون کے برخلاف ہے تو اس کچہ مذہب کی تلاش کرو جو اس نقص سے پاک ہے - بیہودہ تاویلوں اور جہوٹے عذرون سے بجز ندامت اور شرمندگی کے کچہہ حاصل نہیں یہ عذر نا معقول ثابت میکند الزام را - آپ جانتے ہو اگر ستیارتہہ پرکاش میں واقعی حق کی روشنی ہوتی تو اسمیں اسقدر اختلاف کیون ہوتا آپ تو لکہے پڑہے ہیں ان باتون پر غور کرو آپ کے وید تو فرمادیں کہ برہمن منہ سے کہشتری بازو سے ویش ران سے شودر پاؤن سے پیدا ہوا (دیکہو یجر وید کے اکتیسویں ادہیا کا گیارہوان منتر) اس منتر کی آپ خواہ کچہہ تاویل کریں اتنا تو ثابت ہے - کہ ذاتیں چار ہیں مگر آپکے سوامی جی ستیارتہہ صـ۲۱۶ میں لکہتے ہیں" کہ ذاتیں دو ہیں ایک آریہ یعنے عالم دوسری دسیو یعنے جاہل" جو عالم دہرم پر چلنے والا ہو وہ برہمن ہے جاہل ادہرمی کو شودر کہتے ہیں ہم پوچہتے ہیں کہ پہر کہشتری ویش کا وجود کہان کو آگیا اور یہہ چار ورن کیون ٹہرا رکہے ہیں برہمن اور شودر کے یہہ معنے کرنیمیں تو سوامی جی نے وید شاستر کی پرواہ نہ کی چار کے دو بنادیئے مگر ان پیدایش میں وید ونکی حمایت اور پردہ پوشی کی یون کوشش کرتے ہیں " مطلب اس منتر کا یہ ہے کہ پرمیشور کی خلقت مین منہ کے مانند سردار افضل ہو وہ براہمن جسمیں توانائی زیادہ ہو وہ کہشتری اور

سب ملکون مین رانونکی طاقت سے آوے جاوے - سفر کرے وہ ویش اور جو پاؤنکے عضو کے مانند بے عقلی وغیرہ اوصاف والا ہو وہ شودر ہے" ماسٹر ہری چند جی آپ اس کا مطلب سمجہایئے کہ مراد سرداری اور فضیلت سے کیا ہے آیا جو مخلوق مین حکومت کے سبب افضل سردار ہے یا علم عمل کے رو سے بصورت اولی دیانندی معنے باطل ہوگئے نیز معلوم ہوا کہ عیسائی بڑے اعلے درجہ کے برہمن ہیں جو تمام آریہ پر حکومت کررہے ہیں (خفا نہ ہونا حکومت نیک عمل کا نتیجہ ہے) جس سے ظاہر ہوا کہ عیسائی ضرور برہمن ہیں کیونکہ برہمن . . . .

ہی وید ونکے پورے عالم اور عامل ہوتے ہیں جسکا ثمرہ بہوگ رہے ہیں) بصورت ثانی جب کوئی آدمی وید ون کا پورا عالم ہو اور اسمیں توانائی اور طاقت بھی ہو تو وہ کون ہوا برہمن یا کہشتری اگر کہو برہمن تو ٹہیک نہیں کیونکہ آپ کے پیشوا کا قول ہے جسمیں توانائی ہو وہ کہشتری ہے اگر کہو کہشتری تو یہہ بھی غلط ہے سوامی جی ویدونکے عالم کو برہمن کہتے ہیں ایسا ہی ویدون کا پورا عالم عامل جو ایک ملک سے دوسرے ملک میں آوے جاوے وہ کون ہوا برہمن یا کہشتری یا ویش یہ تو ظاہر ہے کہ رانون کی طاقت کی بغیر چلا نہیں جاتا اسلئے اسکو برہمن کہشتری ویش کہنا پڑا برہمن اسلئے کہ وید کا عالم ہے کہشتری اسلئے کہ صاحب طاقت و توانائی ہے ویش اس لئے کہ رانون کی طاقت سے دوسرے ملک میں پہنچا اس مطلب سے تو شودر کو بھی کہشتری ویش کہہ سکتے ہیں کیونکہ سوامی جی نے خدمت کا کام شودر کے سپرد کیا ہے اگر انکے بازو ران میں طاقت نہوئی تو وہ خدمت کیا کرے گا لولے لنگڑے تو خود خدمت کے محتاج ہیں پس برہمن کہشتری ویش شودر میں کوئی تمیز نہ رہی ہان ایک طرح تمیز ہوسکتی ہے فرض کرو چار شخص ہیں ہمکو ان کی ذات پات کی خبر نہیں ہم انکو دیکہہ کر جہگڑے میں پڑ گئے کوئی برہمن کو شودر بناتا ہے اور شودر کو برہمن تنے مین سوامی جی کے اس منتر کا مطلب بطور حکم کے تشریف لاکر فرمانے لگے کہ انمیں جسکا جسم بالکل کمزور ہے نہ بازوؤن مین طاقت نہ ران میں توانائی مگر قوم کا سردار ہے یہہ تو برہمن ہے اور وہ جسکا اوپر کا جسم بازو وغیرہ تو خوب طاقتور ہے مگر ران وغیرہ مفلوج ہیں جنمیں حس و حرکت نہیں اور نہ ملک میں کوئی حکم حاصل ہے یہہ تو کہشتری ہے اور جسکے ران اچہے مضبوط اور تکڑے ہیں اور اوپر کا جسم بازو وغیرہ نکما ایک ملک سے دوسرے ملک میں سفر کرتا رہتا ہے یہہ ویش ہے (معلوم نہیں یہ سفر کسطرح کرسکتا ہے بازو میں طاقت نہو تو چلنا بھی مشکل ہے) اور وہ چوتہا شودر ہے کیونکہ محض بیوقوف

اور بے عقل ہے (ایسے پاگلوں اور بیوقوفوں کی بنائی ہوئی رسوئی کے کہانے سے حسب قول دیانند آریوں کی بھی عقل ماری گئی جو ویدونکی مشرکانہ تعلیم کو ایسی کلام سمجہنے لگے) واہ ماسٹر جی آپکے برہم پرماتما کو ایسی نالائق اولاد سے کیا فائدہ وطینو ہمارے وطن کی یہہ مثل بالکل سچ ہے کہ "کوجہے رونے سے چپ بہلی ہے" اب میں پنڈت جی کے ذاتی وعارضی اعتقاد کی نسبت ستیارتہہ پرکاش سے مسئلہ ویدانت کو آپکی خدمت میں پیش کرتا ہون آپ غور کریں کہ آپکے سوامی جی نی اس مسئلہ میں کیا کیا رنگ بدلے ہیں - (باقی آئندہ)

کرمداد از دولمیال ضلع جہلم

دیکہو ستیارتہہ صـ۳۴۸ " شنکر اچاریہ کا جینیونکے پنڈتون کے ساتہہ مباحثہ ہوا اسمیں شنکر اچاریہ کا ویدمت اور جینیوں کا ویدمت کے برخلاف مت تہا یعنی شنکر اچاریہ کا پکش (دعوی) ویدمت کی تائید اور جینیون کی تردید اور جینیوں کا پکش اپنے مت کی تائید اور وید کی تردید تہا مباحثہ کئی روز تک ہوا جینیوں کا مت یہہ تہا کہ عالم کا صانع ازلی پرمیشور کوئی نہیں یہہ دنیا اور جیو آتما ازلی ہیں ان دونون کی پیدایش اور تباہی کبھی نہیں ہوتی اسکے برخلاف شنکر اچاریہ کا مت تہا کہ ازلی شدہ پرماتما ہی دنیا کا صانع ہے - یہہ دنیا اور جیو جہوٹا ہے کیونکہ اس پرمیشور نے اپنی مایا سے دنیا بنائی وہی پرورش اور فنا کرنے والا ہے اور یہ جیو اور پرپنچ خواب کے مانند ہے پرمیشور خود ہی سب جگت روپ (بشکل عالم) ہو کر لیلا (کہیل) کررہا ہے - بہت دنوں تک مباحثہ ہوتا رہا لیکن اخر ش دلیل اور حوالہ سے جینیوں کا مت شکست یاب اور شنکر اچاریہ کا مت فتح یاب رہا تب ان جینیون کے پنڈت اور سودہنوا راجہ نے ویدمت کو قبول کرلیا جین مت کو چہوڑدیا الخ اسی وقت سے سب کی یکجو پویت ہونے لگی اور ویدون کی درس تدریس نے رواج پکڑا - الخ جو جو انہون نے (شنکر اچاریہ) شاریرک بہاشیہ وغیرہ بنائے تہے ان کی اشاعت شنکر اچاریہ کے شاگرد کرنے لگے الخ اب اسمیں غور کرنا چاہئے کہ اگر جیو (روح) برہم (خدا) کی یکتائی اور دنیا کا جہوٹا ہونا شنکر اچاریہ کا ذاتی اعتقاد تہا تو وہ عمدہ اعتقاد نہیں اور اگر جینیون کی تردید کے لئے اس اعتقاد کو اختیار کیا تو کچہہ اچہا ہے" یہان آپکے سوامی جی ناظرین کو غور کرنیکی ترغیب دیتے ہیں ہمارے دوستو آؤ ہم تم بھی تعصب مذہبی سے علیحدہ ہو کر اس مضمون کو انصاف کی نظر سے پڑہیں اور منصف ہو کر اسمیں غور کریں سوامی جی کی اس منقولہ تقریر سے یہہ سات امر ثابت ہیں اول شنکر اچاریہ وید کا پیرو تہا - دوم اسکا دعوی ویدون کا مؤید تہا سوم دعوے اسکا جس نے ویدونکو فتح اور جینیوں کو شکست دی یہ تہا کہ پرمیشور خود ہی سب جگت روپ ہو کر لیلا کررہا ہے یہہ دنیا اور جیو جہوٹا ہے چہارم شنکر اچاریہ نے اپنے اس دعوے کو دلیل اور حوالہ سے ثابت کردیا پنجم جینیوں کے پنڈت اور راجہ نے جب شنکر اچاریہ کے ان دلائل اور حوالجات کو جو وید سے پیش کئے گئے حق دیکہا تو ویدمت کو قبول کرلیا ششم شنکر اچاریہ کے اس دعوی سے ویدون کو اچہی مدد مل گئی اور ان کی درس تدریس نے رواج پکڑا (شنکر اچاریہ کی نسبت سوامی جی صـ۴۸۳ میں بھی تسلیم کرچکے ہیں کہ سچے پرمیشور کا معتقد اور ویدمت کو رواج دینے والا تہا) ہفتم آریہ کو ذاتی اعتقاد کے برخلاف ایک عارضی اعتقاد بھی رکہنا چاہئے جو اشاعت وید کا اصل ذریعہ اور دشمن پر فتح پانیکا عمدہ حربہ ہے اے حق کے طالبو انصاف کرو - کیا آپ کی کانشنس یہہ فتوے دے سکتی ہے کہ ایسے پراگندہ خیالات اور متضاد اعتقاد رکہنے والے مذبذب شخص کو پیشوا اور گرو مانا جاوے ایک طرف تو شنکر اچاریہ کو سچے پرمیشور کا معتقد اور وید کا مخلص متبع سمجہنا اور اسکے دعوے کی صداقت کو دلیل حوالہ سے قائم کرنا بلکہ اشاعت اور غلبہ وید پر اس دعوی کو بطور دلیل پیش کرنا یہہ پنڈت جی بڑے زور شور سے تحریر کریں اور دوسری طرف اسی شنکر اچاریہ کو جہوٹا مخالف وید سمجہکر اسکا دعوے بلا دلیل اور وید کی ذلت اور شکست کا موجب قرار دیں - یا آن شورہ شوری یا این بے نمکینی - اول دیکہو اسی جلد صـ۳ اگر شنکر اچاریہ ذاتی اعتقاد تہا تو وہ عمدہ اعتقاد نہیں" پہر دیکہو ستیارتہہ صـ۳۱ واہ رے جہوٹے ویدانتیو تم نے صادق وجود صادق شیئت صادق ارادہ والے پرمیشر کو جہوٹا بنادیا کیا یہہ تمہاری ذلت کا باعث نہیں ہے کس اپنشد سوتر یا وید میں لکہا ہے کہ پرمیشور جہوٹا ارادہ کرنے والا اور جہوٹہہ بولنے والا ہے الخ تم جہوٹے ارادے رکہنے والے اور دروغ گو ہو کر وہی اپنا عیب ناحق ہم پر لگاتے ہو" دیکہا صاحب یہ وہی شنکر اچاریہ ویدانتی ہے جسکی نسبت آپ کے سوامی جی صـ۴۸۳ میں لکہتے ہیں کہ تین سو برسوں کے مردہ مذہب کو اسی نے زندہ کیا وہ سچے پرمیشور کا معتقد تہا جسکو اب واہ رے جہوٹے ویدانتی کرکے پکارا جاتا ہے یہہ وہی دعوی ہے جسنے دلائل اور حوالجات کے لشکر جینیون کو شکست دی اور ویدون کی ڈوبتی کشتی کو سنبہالا جسکو آج ذلت اور شکست کا باعث سمجہا گیا - ہمارے دوستو آپ کو حسب فرمودہ پیشوائے خود اسمین غور کرنا فرض ہے کہ اگر شنکر اچاریہ اس دعوی میں جہوٹا تہا تو جہوٹون کا فتح یاب ہونا آپ کے سوامی جی

کس فخر سے قلمبند کرتے ہیں اور جب کسی اپنشد سوتر یا وید میں اس دعویٰ کا ثبوت نہیں تو اس دیانندی فقرہ کا کیا مطلب ہے کہ شنکر اچاریہ کا دعویٰ وید کی تائید میں تھا اور دلیل حوالہ سے وید غالب ہوا بقول دیانند جی ویدوں کا تو یہہ دعویٰ ہی نہیں پھر ان کی تائید اور فتح کیسی اسصورت میں شنکر اچاریہ مبطل وید ہیں نہ اس کے موید تعجب ہے کہ جینی پنڈتوں اور راجہ نے شکست کہا کر وید کو کیوں قبول کیا۔ کیا ان میں اتنی سمجھ نہ تھی جو وہ شنکر اچاریہ سے پوچھتے کہ تو جو اس دعوے میں ہمارے ساتھ جھگڑ رہا ہے اور وید کے قبول کرنے پر ہم کو بلاتا ہے ہمیں یہ تو بتا کہ وید میں اس دعویٰ کا ثبوت کہاں ہے۔ بھلا یہہ ممکن ہے کہ یوں ہی بن دیکھے بھالے جینی پنڈت وید کے معتقد ہو گئے اور اپنا دعویٰ چھوڑ دیا۔ الغرض کہاں وہ اقرار کہ شنکر اچاریہ نے دلیل و حوالہ سے غلبہ حاصل کیا اور اس کا دعوے ویدوں کی تائید میں تھا اور ویدوں کی اس تعلیم یعنے ویدانت کے مسئلہ نے اسی کے طفیل سے تمام ملک جنوب مشرق شمال میں رواج پکڑا اور کہاں یہ انکار کہ شنکر اچاریہ کا یہہ دعوے دلیل حوالہ سے مردود ہے جس اعتقاد اور دعوے کو جینی پنڈت دلائل سے نہ توڑ سکے اسکو سوامی جی نے دلیلوں اور حوالوں سے توڑا گو اسوقت سچے پرمیشور کے معتقد ویدمت کو رواج دینے والے شنکر اچاریہ نے شکست نہ دیکھی مگر اب تو برائے نام ویدمت کے معتقد اور اندر سے منکر پنڈت نے خوب خبر لی۔ اُن جینی پنڈتوں کو دیانندی دلائل کا علم نہ تھا تبھی تو شنکر اچاریہ ویدمت کی تائید میں فتح یاب ہو گیا اور وید کی اس تعلیم نے ملک میں رواج پکڑ لیا پس سٹر جی یا تو اس حکایت کو جھوٹا اور خلاف واقعہ سمجھو جو آپکے سوامی جی بھول گئے اور جھوٹ لکھدیا۔ یا اقرار کرنا پڑیگا کہ دیدانتیوں کا جھوٹا دعوے ویدوں میں موجود ہے اور وید اس ویدانت کے مسئلہ کو جو اسکے نام ہی سے ظاہر ہے جائیز رکھہ کر دنیا میں اپنا جھوٹا ہونا ظاہر کر رہے ہیں لہذا آپ کو مناسب ہے کہ جھوٹ کو چھوڑ کر سچائی کی تلاش کریں۔

باقی آیندہ

کرمداد از دوالمیال ضلع جہلم

اوستانی کی ضرورت

ایک تعلیم یافتہ مسلمان اوستانی کی ضرورت ہے جو سلائی کا کام بھی خوب جانتی ہو اور ہر طرح سے ایک لڑکی کی عمدہ تعلیم و تربیت کر سکے۔ دینی تعلیم سے واقف ہو۔ درخواستیں ایڈیٹر الحکم کے نام آئیں وہ منتخب کریں گے۔

اوستانی کو نوشہرہ رہنا ہوگا۔

خطبہ بروز جمعہ چہارم مئی ۱۹۰۶ء
مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حامداً و مصلیاً

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

بعد تلاوت خطبہ ماثورہ

الحق من ربک فلا تکن من الممترین ۰ فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین ۰ ان ھذا لھو القصص الحق وما من الٰہ الا اللّٰہ وان اللّٰہ لھو العزیز الحکیم ۰ فان تولوا فان اللّٰہ علیم بالمفسدین ۰ قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللّٰہ ولا نشرک بہ شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللّٰہ ط فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون ۰

ترجمہ مع تفسیر

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ اس سورہ مبارکہ کا نام آل عمران ہے وجہ تسمیہ اوسکی اس نام کے ساتھہ یہی ہے کہ اس سورہ متبرکہ میں آل عمران کا مصطفا قریب اسّی آیتوں میں بیان فرمایا گیا ہے اور جو نزاع اور اختلاف درمیان اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کے واقع تھے اون کا فیصلہ مسلمات اہل کتاب سے بدلائل بینہ کیا گیا اور حق الامر کے دلائل دیتے ہوئے استدلال کا وہ اسلوب حسن اختیار کیا گیا ہے کہ آیندہ زمانوں میں قیامت تک جو نزاع دربارہ آل عمران یعنے حضرت عیسےٰ اور اونکی والدہ کے واقع ہو اوسکا فیصلہ بھی اونہیں دلائل مندرجہ آیات سے بخوبی ہو سکتا ہے فالحمد للّٰہ ان آیات سے پہلی آیات میں اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ کی نسبت یہہ وعدہ فرمایا ہے کہ تمکو صلیب کی موت سے جو بموجب حکم تورات کے لعنتی موت ہے بچایا جاویگا اور تمہاری موت توفی کی موت ہوگی جسمیں تمکو رفع الی اللہ یعنے قرب الٰہی حاصل ہوگا ۰ اور منکرین کے الزامات بیجا سے تمکو پاک کیا جاوے گا اور تمہارے مخالفین کافرین کو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی عذاب شدید کے ساتھہ معذب کیا جاویگا اور تمہارے موافقین مومنین اور متبعین کو مانند تمہاری رفع اور فوقیت مخالفین کافرین پر عطا کی جاویگی جسطرح پر کہ حضرت آدم کو یہہ مراتب بشری اصطفا کے ہماری طرف سے عنایت ہوئے تھے اوسیطرح تم کو بھی حاصل ہونگے وغیرہ وغیرہ جو اوپر کی آیات میں مفصلاً مذکور ہے۔ اب ان آیات میں فرمایا جاتا ہے کہ یہ سب ادلہ اور جملہ امور جو حضرت عیسےٰ کے بارہ میں مذکور کئے گئے حق اور ثابت شدہ صداقتیں ہیں تیرے رب کی طرف سے جو تیری تربیت کا ذمہ دار اور تعلیم کنندہ اشیاء کا متکفل ہے۔ اسلئے شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا۔

سوال۔ انبیا علیہم السلام کو وحی الٰہی میں کب شک ہوا کرتا ہے خصوصاً حضرت خاتم النبیین صلعم کو شک کیونکر ہو سکتا ہے۔ جسکی نہی فرمائی گئی۔

الجواب بادشاہ کا جو خطاب سپہ سالار فوج کو امر یا نہی ہوا کرتا ہے مراد اوس خطاب سے غالباً اوس سپہ سالار کی فوج اور لشکر ماتحت اوس کا ہوتا ہے اسیطرح پر اگرچہ خطاب آنحضرت صلعم و آلہ وسلم کو ہے مگر اس خطاب سے مراد آپ کی امت ہے اور ایسے خطاب میں ایک عجیب نکتہ یہہ بھی ہوتا ہے کہ ان امور مذکورہ میں شک کرنا اسقدر مذموم اور ممنوعیت میں اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ جس شخص سے اسمیں شک کرنے کا گمان بھی نہیں ہو سکتا ہے اوسکو بھی نہی فرمائی گئی۔ چہ جائے کہ اوس شخص کی جسکو شک کرنے کے لئے شیاطین الجن والانس سامان و اسباب شک کرنیکے مہیا کرتے رہتے ہوں۔ اور آنحضرت صلعم کی نسبت امکان شک کا نہ ہونا اس امر سے ظاہر ہے کہ باوجودیکہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ اناجیل اور طالمود سے طرح طرح کی روایات اپنے اپنے مذہب کی تائید میں حضرت صلعم کے روبرو پیش کرتے تھے۔ مگر آنحضرت صلعم کو امر حق پر اسقدر یقین کامل تھا کہ آپ مباہلہ کے لئے مستعد ہو گئے جیسا کہ اس زمانہ آخری میں بھی مسیح موعود کے مخالفین پیچھے پڑے اور تکفیر نامے لکھے اور شور قیامت برپا کر کر اونکے روبرو احادیث موضوعہ اور روایات کاذبہ اپنے مذہب کی تائید میں پیش کی گئی ہیں مگر نہ آنحضرت صلعم کو ایک ذرہ بھر شک پیدا ہوا اور نہ مسیح موعود کو کسیطرح کا شک و شبہ اپنے دعاوی میں پیدا ہوا اور اسی لئے مسیح موعود نے بھی یہ آیت مباہلہ حسب درخواست مخالفین کے پیش کر دی ہے اور چونکہ آنحضرت صلعم کے وقت میں بھی ایک عالم پر اس الحق من ربک کی حقیقت منکشف ہو گئی تھی اور اس زمانہ آخری میں بھی حقیت اُن دعاوی مسیح موعود کی جو مضمون آیات ماسبق کی موید اور مبین ہیں ایک عالم پر واضح ہوتی چلی جاتی ہے لہذا یہہ آیت بسبب وقوع اپنے مضمون کے ایک نشان نبوت کا بھی ہو گئی والحمد للّٰہ اور چونکہ تفسیر کبیر وغیرہ میں اس آیت کی ترکیب میں یہ بھی لکھا ہے وقال آخرون الحق رفع باضمار فعل ای جاءک الحق اندریںصورت یہ آیت ایک صریح پیشین گوئی ہو گئی جو آنحضرت صلعم کے وقت میں بھی واقع ہوئی اور اس زمانہ آخری میں بھی بڑے زور شور سے واقع ہو رہی ہے اسلئے یہہ آیت بہمہ وجوہ آنحضرت صلعم کے نبوت کے اثبات کے لئے ایک بڑا نشان ہے۔

آب بعد اتمام حجت کے جو دلائل علمیہ سے بیان فرمائے گئے اور دلائل علمیہ کا بیان انتہا درجہ کو پہنچ گیا تب بھی مخالفین نے تسلیم نہ کیا تو فرمایا جاتا ہے کہ جو شخص اس کے بعد عیسےٰ کے بارہ کٹ حجتی کرتا ہے تو آخری فیصلہ یہہ ہے کہ اون سے کہدو کہ آجاؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلا دیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے نفسوں کو شریک کریں اور تم اپنے نفسوں کو پھر ہم سب ملکر تضرع اور زاری کے ساتھہ دعا کریں۔ پس جھوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالیں۔

ف یہہ قصہ مباہلہ کا نصاریٰ نجران کے ساتھہ آنحضرت صلعم کو پیش آیا تھا جنمیں ساٹھہ سواروں کا وفد معہ لاٹ پادری سید اور عاقب جو بڑے ذی رائے تھے موجود تھا جبکہ آنحضرت صلعم نے مناظرہ فرما کر بخوبی اونپر اتمام حجت فرمایا تب بھی انہوں نے امر حق اور صداقت ثابت شدہ کو تسلیم نہ کیا تب بالآخر مجبور ہو کر مباہلہ کی آیت پیش کرنے کے لئے آنحضرت صلعم طیار ہوئے اور اپنے اہلبیت یعنے صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا اور ہر دو نواسوں حسنین کو اور حضرت علی داماد کو لیکر مباہلہ کے لئے موجود ہوئے کیونکہ نصاریٰ نجران نے حضرت کا بہت پیچھا لیا تھا۔ آغاز سورہ آل عمران کا قریب اسّی آیتوں کے اسی مناظرہ اور مباہلہ کے بیان میں نازل ہوا ہے یہہ مناظرہ آنحضرت صلعم کیطرف سے ایک بڑا عظیم الشان مناظرہ واقع ہوا تھا جسکی نوبت بالآخر مباہلہ تک پہنچی تھی مگر نصاریٰ نجران اس مباہلہ سے ایسے خوف زدہ ہو گئے کہ جو اونمیں بشپ اور لاٹ پادری مسمی عاقب اور سید وغیرہ موجود تھے اونہوں نے اپنے ہمراہیوں سے کہا جنمیں قریب ساٹھہ سواروں کے بھی تھے کہ یا معشر النصاریٰ یہہ تو وہی سچے نبی معلوم ہوتے ہیں جنکی نبوت کی خبر عہد عتیق اور عہد جدید میں موجود ہے اور جو دلائل انہوں نے پیش کئے ہیں وہ منقوض نہیں ہو سکتے اندریںصورت اگر ہم مباہلہ کرینگے تو بالضرور ہم ہلاک اور تباہ ہو جاویں گے اگر تم کو اپنے ہی دین کی محبت ہے تو لوٹ چلو اور ان سے کچھہ تعرض مت کرو۔ اور اونسے لڑو یہہ دونو پادری بڑے